



QUICK
GUIDES
FOR
POLICY
MAKERS

ایشیائی شہروں میں
غریبوں کیلئے
رہائشی سہولتوں
کی فراہمی



UN-HABITAT



United Nations
ESCAP

کم آمدنی کی رہائش کاری :
مناسب رہائش کی تلاش کے سلسلے میں غریب شہریوں کی مدد کے طریقے

2

اظہار تشکر

رہنما کتابچوں کے سلسلے کی سات کتابوں پر مشتمل یہ سیٹ جولائی 2005 میں تھائی لینڈ میں غریب شہری آبادی کے رہائشی مسائل کے حوالے سے استعداد کار میں اضافے (Capacity Building) کے سلسلے میں منعقدہ ایک اجلاس کی سفارشات کی روشنی میں مرتب کیا گیا۔ UNESCAP کے تحت یہ اجلاس جولائی 2005 میں تھائی لینڈ میں منعقد کیا گیا۔ اسے مشترکہ طور پر UNESCAP کے پاورٹی اینڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن اور UN-HABITAT کی ٹریننگ اینڈ کیپسٹی بلڈنگ برانچ (TCBB) نے اقوام متحدہ کے ڈویلپمنٹ اکاؤنٹ اور ہالینڈ کی حکومت کے مالی تعاون سے علی الترتیب ”شہری معیشتوں میں غریبوں کے رہائشی مسائل“ اور ”قومی سطح پر ترقیاتی اہلیتوں میں اضافہ برائے بہتر مقامی گورننس اور شہری ترقی“ کے منصوبوں کے تحت تیار کیا۔ اس اشتراک کے تحت ہر رہنما کتابچہ میں دیئے گئے مرکزی پیغام پر مشتمل پوسٹرز اور از خود دیکھنے کیلئے ایک ٹریننگ ماڈیول بھی تیار کیا گیا ہے۔

رہنما کتابچوں کی اشاعت UNESCAP کے پاورٹی اینڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن کے جناب عدنان علیانی اور UN-HABITAT کی ٹریننگ اینڈ کیپسٹی بلڈنگ برانچ کی مٹرمہ ایسا جونز کے مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس کام میں جناب یاپ کیوشنگ، جناب راف ٹس اور محترمہ متالیا ویہمر کا پر جوش تعاون بھی شامل حال رہا ہے۔ اس کے علاوہ مس کلیر ایسا گسٹننس، جناب جین ویس باریلو، جناب سلیمان ارگودن، جناب سولومن ہیلے، جناب جان میوون، جناب راسموس پریخت، مس لووی روزالیس اور جناب ژنگ زانگ نے نظر ثانی کے علاوہ اپنی تحریروں سے نوازا۔

ان کتابچوں کو ایشین کولیشن فار ہاؤسنگ رائٹس (ACHR) کے جناب تھامس۔ اے۔ کرنے ڈویلپمنٹ پلاننگ یونٹ (DPU)، یونیورسٹی کالج آف لندن کے جناب ہارممتاز، جناب چل مننگلی اور جناب پیٹر ویلکی، جناب یاپ کیوشنگ، UNESCAP، جناب امن مہرہ، سنگلیئر نامت مرز کسنلنگ، جناب پیٹرسوان، ایشین کولیشن فار ہاؤسنگ رائٹس اور کنگ منگٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی تھائی لینڈ کے جناب کونین ڈیوانڈیلر کی تیار کردہ دستاویزات کی بنیاد پر تیار کیا۔

اصل دستاویزات اور دیگر مواد اس ویب سائٹ پر ملاحظہ کیا جاسکتا

www.housing-the-urban-poor.net

درج بالا تمام مشترکہ مساعی نے ان گائیڈز کی اس سیریز کو واضح شکل دینے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ غریب شہری آبادی کیلئے رہائشی سہولتوں میں بہتری لانے کیلئے ایشیائی پالیسی سازوں کی روزمرہ کوششوں میں شامل ہو کر اس کار خیر میں اضافے کا باعث بنے گا۔

- 2..... کچی آبادیاں اور غیر قانونی بستیاں کیا ہیں؟
- 4..... کوئی بھی دو ایک سے نہیں ہو سکتے.....
- 5..... آخر کچی آبادیاں کیوں وجود میں آتی ہیں؟
- 6..... کچی آبادیوں کا کیا کیا جائے؟
- 7..... غیر رسمی رہائشی ترقی کے 4 بنیادی پہلو
- 9..... خواتین اور کم آمدنی کی باؤسنگ
- 10..... زمین اور رہائش تک رسائی میں امتیازی سلوک
- 11..... بے دخلیاں اور کچی آبادیوں کا صفایا
- 14..... بے دخلیوں کے پانچ متبادل
- 14..... حل 1: موقع پر اپ گریڈنگ
- 15..... موقع پر اپ گریڈنگ اکثر کیوں سب کیلئے بہترین ثابت ہوتی ہے؟
- 17..... کامیاب اپ گریڈنگ کے 17 اصول
- 20..... اپ گریڈنگ میں کیا کرنا چاہیے، کیا نہیں؟
- 21..... اپ گریڈنگ پراجیکٹ کے 7 مراحل
- 26..... پڑتال: سوالات جو آپ کو اپ گریڈنگ پراجیکٹ کے سلسلے میں پوچھنے چاہئیں
- 27..... حل نمبر 2: دوبارہ آباد کاری
- 28..... شراکتی عمل میں دوبارہ آباد کاری کا اہتمام
- 30..... لوگوں کو دوبارہ آباد کاری کا محور بنانا
- 31..... دوبارہ آباد کاری کی جگہ
- 32..... حل نمبر 3: حکومت کی تعمیر کردہ نجی سرکاری رہائشی عمارتیں
- 33..... کیا حکومتیں سب کو رہائشی سہولیات فراہم کر سکتی ہیں؟
- 34..... حل نمبر 4: سائٹس اینڈ سرورسز
- 35..... سائٹ اینڈ سرورسز کو کارآمد بنانے کے 5 طریقے
- 36..... سائٹس اینڈ سرورسز کے مسائل
- 39..... حل 5: شہر سطح پر رہائش کی حکمت عملی
- 42..... شہر گیر سطح پر کام کرنا کیوں ضروری ہے؟
- 44..... کتابیات، مضامین، ویب سائٹس



کیپشن تصویر: ہزاریہ ترقی کا ہدف 7، ٹارگٹ 11:

”سال 2020 کچی آبادیوں کے کم از کم 100 ملین مکینوں کی زندگیوں میں نمایاں بہتری لانے کے مقصد کے حصول کیلئے سستی رہائش اور گھروں سے متعلق انفراسٹرکچر کے بڑھتے ہوئے وسائل کی فراہمی کی فوری ضرورت کا ادراک کرنا، کچی آبادیوں کو محفوظ بنانے اور ان کی اسپرڈنگ کو ترجیح دینا۔“

کم آمدنی کی رہائش کاری:

مناسب رہائش کی تلاش کے سلسلے میں غریب شہریوں کی مدد کے طریقے

پالیسی سازوں کیلئے رہنما کتابچہ 24

یہ کتابچہ پروگرام اور پراجیکٹ کی سطح پر کم آمدنی کی رہائش کے مسئلے پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالتا ہے۔ یہ کچی آبادیوں اور غیر قانونی بستیوں میں رہائش پذیر لوگوں کی رہائش اور طرز زندگی میں بہتری لانے کے اچھی طرح سے آزمائے ہوئے طریقوں اور غریب شہریوں کی آئندہ نسلوں کو کافی رہائش کی فراہمی کے معاملے پر بھی توجہ مبذول کراتا ہے۔

اس کا پہلا حصہ کم آمدنی کی رہائش کے مسئلے کو سمجھنے کیلئے درکار ضروری تصورات پیش کرتا ہے اور باوقار اور سستی رہائش کے حوالے سے تشویشناک حد تک قلت کے پیچھے وجوہات اور شہری کچی آبادیوں کے مسئلے پر روشنی ڈالتا ہے۔ غریب شہریوں کی رہائشی ضروریات کو جاننے کیلئے بنیادی تصورات کو اس کے بعد وضاحت سے پیش کیا گیا ہے۔ ان معاملات کے بارے میں متبادل حکمت عملیوں کا تجزیہ بھی کیا گیا ہے کہ موجودہ کچی آبادیوں کا کیا کیا جائے اور نئے مکانات کی تعمیر کے ذریعے کیسے مستقبل میں کچی آبادیوں کو وجود میں آنے سے روکا جائے۔ آخر میں کتابچہ کچی آبادیوں کی حالت میں بہتری لانے اور شہری سطح پر مناسب اور سستے، کم آمدنی کے مکانات کی تعمیر کیلئے درکار اہم تصورات کا تجزیہ پیش کرتا ہے۔

زیر نظر کتابچہ کو ماہرین کے استفادے کیلئے نہیں بلکہ ایسے قومی اور مقامی سطح کے سرکاری اہلکاروں اور پالیسی سازوں کی استعداد کار میں اضافے کو پیش نظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے جو سستی رہائش کے معاملات کے بارے میں اپنی معلومات اور سوجھ بوجھ کو بڑھانے کے خواہش مند ہوں۔

کچی آبادیاں اور غیر قانونی بستیاں کیا ہیں؟

دوسری جانب غیر قانونی بستی (Squatter Settlement) ایک ایسا علاقہ ہے جس میں رہائشی سہولیات کی حالت بہتر نہ ہو اور اسے غیر قانونی طور پر قبضہ کی گئی زمین پر آباد کیا گیا ہو۔ ایک تیسری قسم بھی ہے جسے بے قاعدہ ذیلی تقسیم (Irregular Subdivision) کہا جاتا ہے۔ اس میں قانونی مالک زمین کی غیر معیاری پلاٹوں کی صورت میں ذیلی تقسیم کرتا ہے اور انہیں تعمیراتی بائی لاز کا لحاظ رکھے بغیر بیچتا یا کرائے پر دیتا ہے۔

یو این ہیبیٹ (UN-HABITAT) کچی آبادی کے گھرانے کی یوں تعریف کرتا ہے: ”یہ لوگوں کا ایسا گروپ ہے جو کسی ایسے شہری علاقے میں ایک ہی چھت کے تلے رہتا ہے جو ان میں سے ایک یا زیادہ سہولیات سے محروم ہوتا ہے: پائیدار رہائش، کافی رہائشی جگہ، صاف پانی تک رسائی، باقاعدہ سینی ٹیشن تک رسائی اور محفوظ حق ملکیت (ملاحظہ کیجئے شہر کاری کے بارے میں رہنما کتابچہ 1)۔“

ایشیا کے تمام غریب کچی آبادیوں میں نہیں رہتے اور اس کے برعکس وہ تمام لوگ جو کچی آبادیوں میں رہتے ہیں لازمی طور پر غریب نہیں ہوتے۔ تاہم کچی آبادیوں میں رہائشی صورتحال کی بدحالی اور بنیادی خدمات کی کمی ان سب کی مشترک خصوصیت ہے۔ اور شہری غربت کی ایک واضح تصویر پیش کرتی ہے۔ اس کتابچے میں کم آمدنی کی رہائش کے حوالے سے کچی آبادیوں پر توجہ مبذول کی جائے گی۔

شہری غریب آبادیاں مختلف سائز اور شکل کی ہیں اور انہیں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے صرف کچی آبادیاں (Slums) نہیں کہا جاتا۔ لفظ کچی آبادی روایتی طور پر ایک ایسی بستی کیلئے بولا جاتا ہے جس کی حالت کسی زمانے میں اچھی رہی ہو لیکن بعد میں یہ خستہ حالی کی شکار ہو گئی ہو یا اس کی ذیلی تقسیم کر کے اسے گنجان آباد بنا دیا گیا ہو اور کم آمدنی کے حامل گھرانوں کو کرائے پر دیا گیا ہو۔

کسی شہری کمیونٹی کو کیا چیز کچی آبادی بناتی ہے؟



- ☆ یہ بنیادی خدمات مثلاً صاف پانی تک رسائی، پینے والی پانی، نکاسی آب، سینی ٹیشن اور دیگر انفراسٹرکچر سے محروم ہو۔
- ☆ یہ خستہ حال اور غیر معیاری مکانات پر مشتمل ہو جن کی تعمیر میں بہت سے تعمیراتی قوانین کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔
- ☆ یہ بہت گنجان آباد یا رہائش اور آبادی کی خصوصیات کے حوالے سے بہت زیادہ کثیف ہو۔



☆ غیر معیاری طرز زندگی: اس کے اندر غیر صحت مند ماحول اور طرز زندگی پایا جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ خطرناک زمین یا آباد کاری کیلئے ناموزوں زمین پر بنی ہو۔

☆ اس کے مکینوں کے پاس زمین کے غیر محفوظ حقوق ہوتے ہیں اور یہ بے دخلی کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں۔

☆ اس کے رہائشی غریب اور سماجی علیحدگی کی انتہائی سطح پر زندگی بسر کرتے ہیں۔

کوئی بھی دو ایک سے نہیں ہو سکتے

ایشیائی شہروں میں غیر رسمی آبادیاں ہر قسم کی ساخت اور سائز میں دکھائی دیتی ہیں لیکن ان کی سبکائی دوسری خصوصیات سے مکمل محرومی کا بہت زیادہ جاندار اور طاقت ور جواب ہوتا ہے



نوم پن میں روف ٹاپ آبادی: نوم پن ایک شہر جہاں غریب لوگوں نے اپنی رہائش کیلئے متروکہ پارٹمنٹس کی عمارتوں کی چھتوں پر بھی مکانات بنائے ہیں



کراچی، پاکستان میں ایک کچی آبادی: کراچی ایک شہر جس میں بے تحاشہ سرکاری زمین موجود ہے اور جہاں لوگوں نے از خود اپنی شہروں جتنی بڑی آبادیاں بسا رکھی ہیں



الان باتار، منگولیا میں، "گیر ایریا" (Ger Area): جہاں شہر کے دیہاتی تارکین اپنے ساتھ خانہ بدوشی کا انداز اور روایتی گیر خیمے بھی لے کر آتے ہیں



میلا میں کوڑے دان کچی آبادی (Garbage Slum): میلا جہاں 35,000 خاندان کوڑا کرکٹ چن کر معقول رقم کمالیتے ہیں لیکن اس کا باوجود وہ نہایت ابتر حالات میں زندگی بسر کرتے ہیں



بنکاک، تھائی لینڈ میں منہر کنارے کچی آبادی: جہاں منہر کے کنارے کنارے سرکاری زمین کی طویل پٹیوں پر قبضہ کر لیا جاتا ہے



ممبئی، بھارت میں فٹ پاتھ کی کچی آبادی: ممبئی ایک شہر جہاں 55 فیصد لوگ کھولیوں میں رہتے ہیں اور بے شمار ایسے لوگ بھی ہیں جو ان کھولیوں کی زمین خریدنے کی سکت بھی نہیں رکھتے

رہنما کتابچہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری

آخر کچی آبادیاں کیوں وجود میں آتی ہیں؟

زیادہ تر شہروں میں سب سے بڑا مسئلہ موزوں زمین تک رسائی ہے

کم آمدنی والے گھرانوں کیلئے شہروں اور قصبوں میں تجارتی مراکز اور صنعتی علاقوں میں روزگار کے مواقع کے نزدیک رہائش رکھنا ضروری ہوتا ہے تاکہ کام پر جانے کیلئے ان کا کم از کم وقت اور پیسہ صرف ہو لیکن ان مرکزی جگہوں پر اچھی زمین کی مانگ بہت زیادہ ہوتی ہے لہذا انہیں بھی ہوتی ہے۔ اس صورت میں غریب گھرانوں کو باہر مجبوری ایسی زمینوں پر رہائش پذیر ہونا پڑتا ہے جن کی مانگ نہیں ہوتی کیونکہ یہ غیر موزوں یا خطرناک ہوتی ہیں مثلاً یہ سیلاب یا لینڈ سلائڈنگ کے خطرے سے دوچار ہوتی ہیں یا ریویو لائن، نہر کنارے یا سڑکوں کے کنارے واقع ہوتی ہیں۔ غریب لوگ وہاں بھی کم سے کم زمین اپنے قبضے میں لینے پر مجبور کیے جاتے ہیں جس کا نتیجہ ان کی آادیوں میں بہت زیادہ تنگن اور انسانوں کی بھیڑ کی صورت میں نکلتا ہے یا متبادل کے طور پر ممکن ہے کہ وہ انہیں شہروں اور قصبوں کے نواح میں واقع زمین پر آباد ہونے پر مجبور ہونا پڑتا ہے جہاں زمین تو دستیاب ہو سکتی ہے لیکن شہری انفراسٹرکچر کی حدود سے باہر ہوتی ہے اور روزگار کے مراکز سے بہت دور ہوتی ہے۔

دنیا بھر میں زیادہ تر شہروں اور قصبوں میں کچی آبادیوں کی بہت سی تقسیم ہیں۔ کئی ایشیائی شہروں میں جن میں ممبئی، نیلا اور کراچی رہائش کی مارکیٹوں میں مداخلت کریں تاکہ اس بات کو یقینی شامل ہیں کچی آبادیوں میں شہر کی پچاس فیصد آبادی قیام پذیر بنایا جاسکے کہ شہر میں کم ترین آمدنی والے گروپوں کو بھی محفوظ زمین سے۔ چند جگہوں پر زمین اور رہائش کی تقسیم اور حصول روایتی یا مقامی اور باوقار رہائش تک رسائی حاصل ہے۔ کچی بستوں کی آبادی کے ملکیتی نظاموں کے تحت کی جاتی ہے۔ یہ نظام مارکیٹ کے دائرہ مسائل حل کرنے کیلئے حکومتوں اور سول سوسائٹی کے اندر سیاسی عزم اختیار سے باہر وجود رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود وہاں کچی آبادیاں پائی جاتی ہیں۔

کچی آبادیاں ناکام پالیسیوں، برے طرز حکومت، بدعنوانی، نامناسب ضابطوں ناقص لینڈ مارکیٹوں، بے حس مالیاتی نظام اور سیاسی عزائم کی بنیادوں کی پیداوار ہیں۔ ان میں سے ہر ناکامی پہلے سے غربت کی دلدل میں دھنسے ہوئے لوگوں پر مصیبتوں کے اضافی پہاڑ توڑتی ہے اور شہری زندگی جس انسانی ترقی کی بے پناہ قوتوں کو جنم دیتی ہے اس کی راہ میں رکاوٹیں ڈالتی ہے۔

کچی آبادیاں اور غیر قانونی بستیاں اس لیے وجود رکھتی ہیں کیونکہ غریب لوگ زمین اور رہائش کی رسمی مارکیٹوں میں کم از کم درجے کی رہائش برداشت کرنے یا زمین تک رسائی رکھنے کی سکت نہیں رکھتے۔ ان میں سے بے شمار وقت، سرخ فیتے اور بہت سی دیگر مشکلات کی وجہ سے رہائش اور زمین تک رسائی کے سلسلے میں رکاوٹوں کا سامنا کرنے پر مجبور ہیں۔

دنیا بھر میں زیادہ تر شہروں اور قصبوں میں کچی آبادیوں کی بہت سی تقسیم ہیں۔ کئی ایشیائی شہروں میں جن میں ممبئی، نیلا اور کراچی رہائش کی مارکیٹوں میں مداخلت کریں تاکہ اس بات کو یقینی شامل ہیں کچی آبادیوں میں شہر کی پچاس فیصد آبادی قیام پذیر بنایا جاسکے کہ شہر میں کم ترین آمدنی والے گروپوں کو بھی محفوظ زمین سے۔ چند جگہوں پر زمین اور رہائش کی تقسیم اور حصول روایتی یا مقامی اور باوقار رہائش تک رسائی حاصل ہے۔ کچی بستوں کی آبادی کے ملکیتی نظاموں کے تحت کی جاتی ہے۔ یہ نظام مارکیٹ کے دائرہ مسائل حل کرنے کیلئے حکومتوں اور سول سوسائٹی کے اندر سیاسی عزم اختیار سے باہر وجود رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود وہاں کچی آبادیاں پائی جاتی ہیں۔



زیادہ سے زیادہ شہری زمین اور رہائش کی مارکیٹیں شدید معاشی مقابلے میں شامل ہو چکی ہیں جس کے نتیجے میں غریبوں کی رہائش کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ اس حد تک کہ رسمی شہر کی رہائش کے کم از کم معیارات بھی غریبوں کی پہنچ سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ مارکیٹ سے باہر دھکیل دیئے جانے کے بعد کم آمدنی والے غریب گھرانوں کے پاس ایک ہی صورت باقی بچی ہے: غیر رسمی مارکیٹ میں نسبتاً چھوٹے سائز، غیر معیاری طرز تعمیر کے حامل اور کم از کم خدمات کی سہولت کے ساتھ مکان بنانا، خریدنا یا کرانے پر حاصل کرنا۔

دور سے دیکھنے والی نظر سچ تک نہیں پہنچ سکتی: باہر سے دیکھنے والوں کیلئے ممکن ہے کچی آبادیاں پر جھوم اور غیر منظم کندے مکانوں کے مجموعے کا منظر پیش کرتی ہوں لیکن جب آپ ان کی بیرونی تہہ کے نیچے دیکھنا شروع کریں اور زیریں سطح میں جاری سرگرمیوں کا جائزہ لینا شروع کریں تو آپ دیکھیں گے کہ کچی آبادیوں میں ہر قسم کے پیچیدہ اور انسانی زندگی کو سہارا دینے والے امدادی نظام کام کر رہے ہیں۔ جن میں نائسمیدی کی بجائے توانائی سے بھرپور ہونے کی کیفیت جھلکتی دکھائی دے گی۔



کچی آبادیوں کا کیا کیا جائے؟

اس سے پہلے کہ پالیسی ساز، غیر سرکاری تنظیمیں یا امدادی کچی آبادیوں میں سرگرم عمل ہوں انہیں جاننا ہوگا کہ کچی آبادیوں کے اندرون میں کیا معاملات چل رہے ہیں

کچی آبادیوں کے بے پناہ تنوع کی وجہ سے حکومتوں اور غیر سرکاری تنظیموں کیلئے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے اس کچی آبادی کی خصوصیات کو سمجھنے کی کوشش کریں جس میں وہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ سمجھنے کے اس عمل میں کچی آبادی کے ملکن کلیدی حیثیت کے حامل ہیں، اگر باہر کے لوگ انہیں کبھی سن پائیں تو۔ یہ سمجھنے کیلئے کہ کیا کیا جائے، پالیسی سازوں کو کچی آبادیوں کے اندر موجود تنوع اور رنگا رنگ زندگی کو اہمیت دینا ہوگی۔ کچی آبادیوں کے رہائشی لوگ ہی سب سے بہتر جانتے ہیں کہ ان کی آبادی کیسے کام کرتی ہے، ان کی کمیونٹیوں کی کیا خصوصیات ہیں اور ان کی ضروریات اور ترجیحات کیا ہیں؟



رہنما کتابچہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری

کچھ پالیسی سازوں اور پیشہ ور ماہرین کے نزدیک کچی آبادی ہر قسم کی منفی چیزوں سے مل کر تشکیل پاتی ہے، غربت، جرائم، سیاسی بے چینی، بد اخلاقی اور جہالت۔ لیکن کئی برسوں پر محیط تحقیق کے نتیجے میں یہ پتہ چل گیا ہے کہ کچی آبادیاں انتہائی منظم انسانی بستیاں ہوتی ہیں، مکانی اور سماجی دونوں لحاظ سے۔ ان میں رہائش پذیر افراد شہری معیشت میں بھرپور حصہ لیتے ہیں اور اپنے شہروں میں بے پناہ ثقافتی تنوع اور قوت لے کر آتے ہیں۔ عام خیال کے برعکس کچی آبادیاں کاہلی اور غیر فعالیت سے کوسوں دور ہوتی ہیں۔ اس کی بجائے توانائی، تخلیقیت، قوت اور کاروباری صلاحیتوں سے بھرپور ہوتی ہیں۔

کچھ بڑی کچی آبادیاں اپنے اندر ایک مکمل اور جاندار مقامی معیشت رکھتی ہیں جن کی اپنی غیر رسمی زمین اور رہائش کی مارکیٹیں ہیں اور ان کے اندر متنوع سماجی اور ثقافتی گروہ بنیادیں موجود ہیں۔ اگرچہ چند کچی آبادیوں میں صورتحال بہت غلیظ، غیر صحت مندانہ، غربت اور افلاس میں دبی ہوئی اور سماجی علیحدگی جیسی ہے تاہم یہ صورتحال صرف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب متبادل حل اور باشندوں کیلئے مواقع موجود نہ ہوں۔ خطے اور شہروں کے اندر

غیر رسمی رہائشی ترقی کے 4 بنیادی پہلو

1 انفراسٹرکچر:

بہت سے شہروں میں حکومتوں نے غیر رسمی آبادیوں میں کم از کم بنیادی انفراسٹرکچر مہیا کرنے کے سلسلے میں اقدامات کیے ہیں لیکن ایسے پروگرام کبھی بکھارا اور مختصر دورانیے کے ہوتے ہیں اور ناقص منصوبہ بندی اور عمل کے شکار ہوتے ہیں۔ بہت سی آبادیاں آخر کار اپنے حال پر چھوڑ دی جاتی ہیں۔

حکام پانی کی کچھ نہ کچھ فراہمی ٹیکنیوں یا سرکاری ٹلوں کے ذریعے بہم پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن پانی کے ٹل دن یا ہفتے کے زیادہ تر حصوں میں خشک رہتے ہیں اور بہت سے لوگوں کی ان تک رسائی بھی نہیں ہو پاتی۔ مقامی حکومتوں کیلئے غیر رسمی آبادیوں میں بجلی کے میٹروں کی تنصیب مہنگا کام نہیں ہے اس کے باوجود کچی آبادیوں کے بہت سے مکینوں کو قریبی گھروں یا دکانوں سے بہت مہنگے ریٹ پر بجلی حاصل کرنا پڑتی ہے۔

غیر رسمی بستیوں سے کوڑا کرکٹ بہت شاذ و نادر ہی اٹھایا جاتا ہے لیکن جب رہائشی افراد اپنا کوڑا کرکٹ آبادی سے باہر لے کر آتے ہیں تو صرف اسی صورت میں بلدیہ کا عملہ صفائی اس کوڑے کرکٹ کو لے کر جائے گا۔ غیر رسمی بستیوں میں سینی ٹیشن اور نکاسی آب ایک بہت اہم مسئلہ ہے جہاں غیر محفوظ ملکیت اور نشیبی، ڈھلوانی یا خطرناک زمین کی وجہ سے شہر کے انتظامیہ نکاسی آب اور سیوریج کی لائنیں چھانے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہے۔



1

2 سائوسنگ:

غیر رسمی آبادیاں رہائشی اور عمارتی خصوصیات کے حوالے سے اپنے اندر خاصی وسعت کی حامل ہیں۔ ہر قسم کی سہولیات سے مزین کنکریٹ کے بہت مضبوط عمارتی ڈھانچوں سے لے کر گندے، بے درود یوار، بانس، کچھڑ اور ٹین کی چادروں سے بنے جھونپڑوں تک۔

کچی آبادیاں اور ان میں رہنے والے لوگ جیسے نہیں ہوتے۔ ہر کچی آبادی کے اندر غربت کے مختلف درجے پائے جاتے ہیں۔ چند مالکانہ حیثیت رکھنے والے قابضین اس قدر باوساں ہیں کہ وہ اپنی رہائش گاہوں کی متوسط طبقے کے معیارات کے مطابق تزئین و آرائش کر سکتے ہیں جبکہ زیادہ تر ایسے لوگ ہیں جو اپنے خستہ حال جھونپڑوں میں ذرا سی بھی بہتری لانے کے قابل نہیں اور وہ ہمیشہ اسی انداز میں جینے پر مجبور ہیں۔

اگرچہ صحت اور ماحولیات کے حوالے سے خطرات بہت شدید ہیں اس کے باوجود کسی کچی آبادی میں مکان تعمیر کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ یہاں رسمی عمارتوں کیلئے بنائے جانے والے بائی لاز سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ ان کی زندگیوں کے یہ پہلو تکنیکی طور پر ”غیر قانونی“ ہیں، اس کے باوجود وہ کسی دوسرے کے خیالات کی پیروی کرنے کی بجائے کہ کیا کرنے کی آزادی ہونی چاہیے، غیر رسمی بستیوں کے رہائشی کم و بیش آزاد ہوتے ہیں کہ وہ اپنی ضروریات کے مطابق زمین اور بجٹ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنے مکانات کی تعمیر تخلیقی انداز میں کریں۔





شہری غریبوں کیلئے ان کے گھروں کی لوکیشن نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ وہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ان کی رہائش روزگار کمانے کے مواقع کے بہت قریب ہو۔

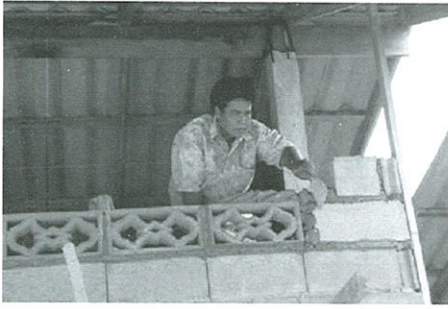
اس کا اکثر مطلب ہوتا ہے کہ شہر کے تجارتی مرکز، صنعتی علاقوں یا مارکیٹ اور ٹرانسپورٹ کے اڈوں کے قریب ہونا۔ لیکن ان جگہوں پر زمین کی مانگ انتہائی زیادہ ہوتی ہے۔ اس حساب سے بہت زیادہ مہنگی بھی ہوتی ہے۔ غریب ان علاقوں میں کوئی ایسی زمین تلاش نہیں کر سکتے جس پر وہ قابض ہو سکیں۔ اس صورت میں غریب گھرانوں کو باہر مجبوری ایسی زمینوں میں رہائش پذیر ہونا پڑتا ہے جن کی مانگ نہیں ہوتی کیونکہ یہ غیر موزوں یا خطرناک ہوتی ہیں مثلاً یہ سیلاب یا لینڈ سلائڈنگ کے خطرے سے دوچار ہوتی ہیں یا ریلوے لائن، نہر کنارے یا سڑکوں کے کنارے واقع ہوتی ہیں۔

یہاں تک کہ ان خطرات سے پر علاقوں میں بھی زمین قدر و قیمت کے اعتبار سے اہمیت رکھتی ہے۔ اس وجہ سے غیر رسمی آبادیاں جو یہاں قائم کی جاتی ہیں بہت زیادہ گنجان آباد ہوتی ہیں۔ متبادل کے طور پر کچھ غریب گھرانے شہر کی حدود کے باہر نواحی علاقے میں زمین لینے پر مجبور ہوتے ہیں جو ایک جانب تو بنیادی انفراسٹرکچر سے محروم ہوتی ہیں اور دوسری جانب روزگار کے مراکز سے بھی دور ہوتی ہیں۔ یہاں زمین دستیاب تو ہو سکتی ہے لیکن روزگار کے مواقع اور زندگی گزارنے کے امکانات زیادہ مشکل ہو جاتے ہیں۔

بلاشک و شبہ ایشیا کی غیر رسمی شہری آبادیوں میں لاکھوں لوگ جس سب سے سنجیدہ مسئلے کا سامنا کرتے ہیں وہ ہے غیر محفوظ ملکیت۔ زمین پر قابض رہنے کی قانونی اجازت کے بغیر انہیں کسی بھی وقت زمین کے نجی مالک یا اس زمین کی ملکیت رکھنے والے سرکاری اداروں کی جانب سے بے دخل کیا جاسکتا ہے۔ ہر روز کی بے یقینی کے ساتھ ساتھ بے دخلی کا مستقل خطرہ غیر رسمی آبادیوں کے رہائشیوں کی اپنے مکانات اور آبادی کی حالت بہتر بنانے کیلئے سرمایہ لگانے کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ اور بغیر قانونی طور پر تسلیم کیے جانے والے زمین کے مالکانہ حقوق کے پوٹیلٹی کینیاں (جیسے پانی اور بجلی فراہم کرنے والے ادارے) اور دیگر خدمات فراہم کرنے والے (جیسے قرضہ دینے والے ادارے) ان غیر رسمی آبادیوں کا رخ کرنے میں تذبذب کا شکار رہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں غیر رسمی آبادی برسوں تک گندی مندی اور کسی بھی طرح کی بہتری سے محروم رہتی ہے۔

معاملہ محض زمین کے قانونی یا غیر قانونی ہونے کا نہیں

زیادہ تر ملکوں میں زمین کے مختلف حقوق کی بہت زیادہ اقسام پائی جاتی ہیں۔ غیر رسمی آبادیاں جوں جوں پانی اور مستحکم ہوتی جاتی ہیں (جب تک بے دخلی کا کوئی بہت واضح اشارہ موجود نہ ہو) ان کے رہائشی اپنی زمین چھین جانے کے خطرے سے لاپرواہ ہو کر خود کو قدرے محفوظ تصور کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ غیر قانونی قابضین اکثر ایسی دستاویزات اور ثبوت جمع کر لیتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسی آبادی میں طویل مدت سے رہائش پذیر ہیں جس کی وجہ سے اکثر اس زمین پر رہنے کے حوالے سے ان کے دعوے میں مضبوطی آ جاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ جب حکام غیر رسمی آبادی میں بنیادی انفراسٹرکچر جیسے گلیاں، نکاسی آب، میٹرکے حامل پانی کی سپلائی اور بجلی کی سہولیات فراہم کر دیتے ہیں تو اکثر اسے بہت زیادہ تحفظ کی بنیاد فراہم دیا جاتا ہے۔ ان ذرائع کی معرفت غیر قانونی قابضین آہستہ آہستہ اپنے زمین کے حق ملکیت کو محفوظ کرنا شروع کر دیتے ہیں حتیٰ کہ زمین کے کسی قانونی مالکانہ حقوق کے بغیر بھی ایسا کرتے ہیں۔



تھائی لینڈ کے جزیرے پھوکت میں آباد ایک کمیونٹی ٹاچائ (Ta Chatchai) ہے وہاں آنے والی سونامی کی ہلاکت خیز موجوں نے تباہ کر دیا تھا کی تعمیر نو کے منصوبے میں مکانات کی تعمیر کی گرانی راج مسز می عورتوں کی ایک ٹیم نے کی تھی۔ منصوبے کی تکمیل کے بعد عورتوں کی یہ ٹیم اس کام کو مزید سنبھالنے کیلئے سونامی سے متاثرہ دوسری کمیونٹیوں کے پاس گئی تاکہ وہ تعمیر نو کے تکنیکی پہلوؤں کے حوالے سے زیادہ بہتر کردار ادا کر سکیں۔

خواتین اور کم آمدنی کی رہائش کاری کسی بھی رہائشی منصوبے میں عورتوں کی بھرپور شمولیت اس منصوبے کی کامیابی کی مکمل ضمانت ہے

کسی بھی کمیونٹی کے رہائشی عمل میں خواتین بنیادی تعلق دار (Stake Holder) کی حیثیت رکھتی ہیں، چہ ہے پراجیکٹ نئی جگہ پر آباد کاری کے بارے میں ہو یا موقع پر اپ گریڈنگ کے بارے میں۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد کے ہر مرحلے میں عورتوں کو بھرپور کردار ادا کرنے کا موقع دیا جائے۔ یہ عورتیں ہی ہیں جنہیں اپنی کمیونٹی اور اس کے مسائل کے بارے میں ٹھیک ٹھیک معلومات حاصل ہوتی ہیں اور یہی وہ ہیں جن کا کمیونٹی کے اندر مضبوط روابط کے ڈھانچے قائم ہوتا ہے۔ اپنے اور کمیونٹی کے گھرانوں کی حقیقی نگہبان ہونے کی حیثیت سے وہی ہیں جنہیں کمیونٹی کے رہائشی منصوبے میں سے سب سے زیادہ فائدہ حاصل ہونا ہوتا ہے اور وہی ہیں جنہیں سب سے زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑ سکتا ہے اگر رہائشی صورتحال بری یا غیر محفوظ ہو۔

یہ عورتیں ہی ہیں جو اپنی کمیونٹی کے اندر کسی اقدام کی حمایت یا مخالفت کے سلسلے میں لوگوں کو متحرک کرنے کی سب سے زیادہ اہلیت رکھتی ہیں۔ لہذا ان کی شمولیت کسی بھی منصوبے کی کامیابی کی کلید ہوتی ہے۔ کسی ایسے عمل میں عورتوں کی دلچسپی جو کمیونٹی کے ہر فرد کے معیار زندگی میں بہتری لاسکتا ہو، لوگوں کی اہلیتوں اور اعتماد میں بھی اضافہ کر سکتا ہے کیونکہ یہ عمل ان کے سماجی مرتبے کو بڑھاتا اور نا انصافی کے تمام راستوں کو بند کرتا ہے۔

جب عورتیں اپنے نئے گھروں اور بہتر کیے جانے والے انفراسٹرکچر کی منصوبہ بندی، تعمیر اور ادائیگی میں مرکزی کردار ادا کرتی ہیں تو ان کا یہ کردار نہ صرف گھروں کی ضروریات کے مطابق ڈیزائن کی تخلیق کو یقینی بناتا ہے بلکہ یہ انہیں گھر کی چار دیواری سے کمیونٹی کے اندر لے کر آتا ہے اور کمیونٹی کی طویل مدتی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرنے کے حوالے سے ان کے سماجی مرتبے کو بلند کرتا ہے۔

پویننگ پاور (Poo-Ying Power)

تھائی لینڈ کے بان متکوگ کمیونٹی اپ گریڈنگ پروگرام میں جو 200 تھائی شہروں اور قصبوں میں تکمیل کے مراحل طے کر رہا ہے، آپ کھلے بندوں ”صنعتی مساوات“ کے بارے میں بہت کم سنیں گے لیکن آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ یہ عورتیں (تھائی زبان میں پویننگ) ہیں جو چوچت کرنے والے گروپوں، کمیونٹی کی منصوبہ بندی کرنے والی کمیٹیوں، عمارتی سامان کی قیمتوں کا مول تول کرنے، تعمیراتی ٹیموں، مالیاتی انتظام، حسابات کی جانچ پڑتال کرنے والے گروپوں اور کمیونٹی کو اپریٹو بورڈز میں نہایت نمایاں حیثیت سے سرگرم عمل ہیں۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ تھائی لینڈ میں کمیونٹی اپ گریڈنگ کی تحریک عورتوں ہی کی مرہونِ منت ہے۔

زمین اور رہائش تک رسائی میں امتیازی سلوک

ملکوں میں جائیداد کی ملکیت کے کاغذوں یا زمین اور گھر کیلئے قرض کے معاہدوں پر صرف مرد کا نام درج کیا جاتا ہے۔

ایکلی خواتین یا ایسی خواتین جو اپنے کنبوں کی سربراہ ہیں اس حوالے سے خاص طور پر بہت کمزور حیثیت کی حامل ہیں۔ چونکہ

عورتوں کی زمین تک رسائی باپ، شوہر یا بھائی کی وساطت سے

ہوتی ہے لہذا وہ اگر بیوہ یا مطلقہ ہو جائیں یا تنہا رہ جائیں یا ان کے شوہر انہیں چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں تو وہ رسائی کے اس حق سے خود بخود محروم ہو جاتی ہیں۔

ایشیا میں بہت سی تنظیمیں عورت کے جائیداد کے حق کے معاملے کو لے کر چل رہی ہیں۔ اس سلسلے میں وراثت کے قوانین پر نظر ثانی

کرائی جا رہی ہے، زمین کیلئے حقوق کے حصول پر مذاکرات کیے

جا رہے ہیں جو عورتوں کی زمین اور رہائش تک رسائی کی حفاظت

کرتے ہیں اور ان معاملات کو زیادہ منصفانہ بنانے کیلئے عورتوں کی شمولیت کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

عورتیں جب اپنی اور اپنے خاندان کی رہائشی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں تو اکثر انہیں امتیازی سلوک کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عورتیں (اور خاص طور پر عورتوں کی سربراہی والے خاندان) اکثر سب سے کم آمدنی اور بہت زیادہ غربت کے حامل ہوتے ہیں لہذا ان کیلئے رہائش تک رسائی نسبتاً زیادہ مشکل ہوتی ہے۔

عورتوں کو اپنے ملکوں میں قانون اور سماجی روایات کے ذریعے محفوظ رہائش کو حاصل کرنے کے سلسلے میں ہر قسم کی رکاوٹوں کا

سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ قوانین اور روایات قانونی ملکیت، لیز، وراثت یا جائیداد کے استعمال پر کنٹرول کے سلسلے میں ان کی اہلیت کو محدود کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک ہی گھر کے اندر مرد اور عورتیں

اس زمین کے حوالے سے یکساں حقوق اور حیثیت کے حامل ہوتے ہیں جو ان کے زیر قبضہ ہوتی ہے۔ ایشیا میں بہت سے عمومی قوانین (Common Laws) کے نظام وراثت اور شادی

سے منسلک جائیداد جو واضح طور پر مردوں کے حق میں جاتی ہے کے حوالے سے جائیداد کی ملکیت سے انکار کرتے ہوئے عورت کی

زمین تک رسائی کے حق کو محدود کر دیتے ہیں۔ بہت سے ایشیائی

1

بھارت میں: کچی آبادیوں کے کینوں کی فیڈریشن (NSDF) اور عورتوں کی پیکٹس جمع کرنے والی تنظیم مہیلا ملن (MM) نے شہری کچی آبادیوں میں گذشتہ دو دہائیوں سے ملک کی غریب ترین عورتوں کے گھر بلو حالات اور ملکیت کے حقوق کو بہتر کرنے کے سلسلے میں بہت سے طریقے تلاش کرنے پر توجہ مبذول کر رکھی ہے۔ ان دونوں تنظیموں کے رہائش کے حوالے سے تمام اقدامات میں بنیادی طور پر خود غریب عورتیں ہیں جو ڈیزائنر، معمار، مالیاتی مینیجر اور منصوبے کی نگران ہیں۔ اس کے علاوہ تعمیر شدہ مکانوں کے یونٹوں کی رجسٹریشن زیادہ تر عورتوں کے نام ہی ہوتی ہے۔

2

لاؤ پی ڈی آر میں: لاؤ پی ڈی آر میں قومی حکومت اور چلی سطح پر ملک بھر میں غریب عورتوں کے ساتھ ان کی پیکٹس جمع کرنے کے سلسلے میں کام کرتی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ زمین اور جائیداد کے بارے میں عورتوں کے حقوق کا خیال رکھا جا رہا ہے اور ملک کے زمین کی ملکیت کے پروگرام کے تحت انہیں نافذ بھی کیا جا رہا ہے۔ یہ اس لیے بھی نہایت ضروری ہے کہ ملک کی زیادہ تر شہری اور دیہی عورتیں ان پڑھ ہیں یا اپنے طور پر تحریری دستاویزات اور سرکاری لین دین کا سامنا کرنے میں زیادہ پراعتماد نہیں ہیں۔

3

بگلدیش میں: گرامین بینک گذشتہ کئی برسوں سے دیہی خاندانوں کو خود اپنے طے شدہ معیار کے حامل ”طوفان سے بچاؤ“ والے ڈیزائن کے گھروں کو تعمیر کرنے کیلئے نہایت آسان شرائط پر قرضے دے رہا ہے لیکن یہ قرضے اسی صورت میں دیئے جاتے ہیں جب زمین کی ملکیت عورت کے نام پر بطور سربراہ خاندان کے ہو۔ اس کا مقصد خاندان اور معاشرے کے اندر عورت کو معاشی طور پر مضبوط بنانا اور معاشی تحفظ فراہم کرنا ہے۔

رہنما کتابچہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری

”جبری بے دخلیاں انسانی حقوق کی بدترین
خلاف ورزی ہیں۔“

اقوام متحدہ کا کمیشن برائے انسانی حقوق،
1993 کی قرارداد نمبر 77



بے دخلیاں اور کچی آبادیوں کا صفایا

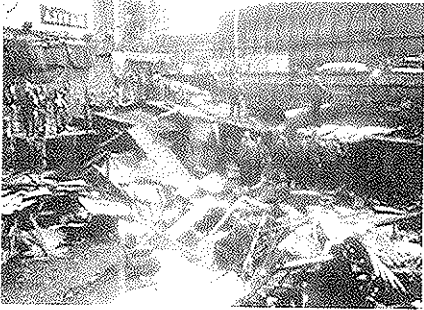
حالیہ برسوں میں مقامی حکومتوں کو اختیارات کی منتقلی اور عدم
مرکزیت کے نظام سے مراد یہ لی گئی ہے کہ شہری حکام جبری بے
دخلی اور دوبارہ آباد کاری کے بارے میں اپنے طور پر پالیسیاں اپنا
سکتی ہیں جبکہ مرکزی حکومتوں کے پاس اس فرسودہ طرز عمل میں
مداخلت کرنے کے بہت کم اختیارات ہوں گے۔

جبری بے دخلی ایک اصطلاح ہے جو بیان کرتی ہے کہ کیا ہوتا ہے جب
لوگوں کو ان کی مرضی کے بغیر ان کے گھروں اور کمیونٹیوں سے نکالا جا رہا
ہوتا ہے، کبھی کسی دوسری جگہ نئی آباد کاری کے متبادل انتظام کے ساتھ
اور کبھی اس کے بغیر۔ شدید ترین حالت میں بے دخلیوں میں شدید
تشدد اور قانون کے ڈنڈے کا بے رحمانہ استعمال کیا جاتا ہے جس کے
دوران لوگوں کے گھر، ذاتی جائیداد، کمیونٹیاں، ذریعہ معاش اور باہمی
امداد کا نظام تباہ ہو جاتا ہے۔ بے دخلی کا شکار بنائے جانے والے لوگوں
کو ان کی کمیونٹیوں سے جدا کر کے اگر کسی اور جگہ بسایا جاتا ہے تو جگہ ان
کی کام کی جگہوں اور معاون روابط کے ڈھانچے سے بہت دور ہوتی
ہے۔ یہ جگہیں بنیادی خدمات سے محروم، ماحولیاتی خطرات سے دوچار
اور انسانی بقاء کیلئے اس قدر ناموزوں ہوتی ہیں کہ بے دخلی کا شکار
ہونے والے لوگ عملی طور پر بے گھر ہو جاتے ہیں۔

جبری بے دخلیاں بہت سی وجوہات کی بنا پر وقوع پذیر ہوتی ہیں۔
کچی آبادی کے مکینوں کو امکانی طور پر شہر کی قیمتی زمین کو کمرشل
مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی خاطر یا شہر کے کسی حصے کو
”خوبصورت“ بنانے کی مہم کے دوران گندے مندرے غیر قانونی
گھروں کو نظروں سے غائب کرنے کیلئے یا پھر سیاسی مدافعت
کے خطرے کو دور کرنے کیلئے کچی آبادیوں کے مکینوں کو بے دخلی
کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ بے دخلیاں خاص طور پر اس وقت
ہوتی ہیں جب اقتصادی ترقی کا دور دورہ ہوتا ہے کیونکہ اس وقت
ڈویلپرز کو سرمایہ کاری کے بہتر مواقع کی راہ ہموار کرنے کیلئے زمین
کی ضرورت ہوتی ہے۔ اقتصادی کساد بازاری کے دوران عام
طور پر جبری بے دخلیوں کا گراف گر جاتا ہے، یوں کچی آبادیوں
کے مکینوں کو بھی سکون کی نیند سونے کا موقع مل جاتا ہے۔

1950 کے بعد سے کچی آبادیوں کو گرانے کا عمل بہت سی حکومتوں کا
معمول بن چکا ہے لیکن عالمی سطح پر یہ بات تسلیم کیے جانے کے باوجود
کہ جبری بے دخلیوں کو خلاف قانون ہونا چاہیے بہت سی حکومتیں کبھی
غیر مسلسل انداز میں اور کبھی منظم انداز میں غریب شہری گھرانوں کو ان
کے گھروں سے طاقت کے زور پر نکلانے کے عمل کو جاری رکھے ہوئے
ہیں (ملاحظہ کیجئے بے دخلی کے بارے میں رہنما کتابچہ 4)۔

1 میٹرومنیلا، فلپائن



فروری 2007 میں شہر میں واقع دو پلوں کے نیچے آباد 141 غریب گھرانوں کو ان کے گھروں سے جبری طور پر بے دخل کر دیا گیا۔ مقامی سول سوسائٹی کی تنظیموں کے مطابق گھروں کو گرانے کیلئے آنے والا عملہ جو بلدیاتی اہلکاروں اور پولیس ملازمین پر مشتمل تھا ایک روز کسی پیشگی اطلاع کے بغیر اچانک کمیونٹی میں داخل ہو گیا۔ کمیونٹی کے کرتا دھرتا لوگ جو تھوڑے فاصلے پر حکومتی اہلکاروں کی جانب سے بلائی جانے والی ایک میننگ میں مصروف تھے بھاگ کر واپس آئے تاکہ وہ ان سے سامان سمیٹنے

کیلئے مہلت کا تقاضا کر سکیں لیکن حکام نے ان کی تمام درخواستیں مسترد کر دیں اور پولیس نے ہوائی فائرنگ شروع کر دی جس کے بعد گھروں کو گرانے کا کام شروع کر دیا گیا۔ مکانوں کو گرائے جانے کے دوران بہت سی عورتیں اور بچے زخمی ہو گئے جبکہ بلند قیامتی عملے نے پانچ مردوں کو لوہے کے ڈنڈوں اور لاشیوں سے بری طرح تشدد کا نشانہ بنایا۔

2 نوم پن، کمبوڈیا

کمبوڈیا کے دارالحکومت نوم پن میں ٹونل باساک (Tonal Basaak) نامی علاقے میں دریا کی جگی آبادی (River-side Slum) کے مکینوں کو ایک کمرشل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کی تکمیل کیلئے نہایت ظالمانہ انداز میں بے دخل کا نشانہ بننا پڑا۔ شہری حکام سالہا سال سے اس جگی آبادی کو ختم کرنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ اس سہتی کے دو ہزار مکینوں کو پہلے ہی اس طرح جبری بے دخلی کا نشانہ بنایا جا چکا تھا کہ ان کے سامان کو جلا کر رکھ کر دیا گیا تھا یا گھروں کو مسمار کرنے کیلئے آنے والے عملے نے ان کے گھروں کو طے کے ڈھیروں میں تبدیل کر دیا تھا۔ ان میں سے چند مکینوں کو شہر کے نواح میں 22 کلومیٹر دور ایک بہت بڑی سرکاری رہائشی کالونی میں زمین کے چھوٹے چھوٹے پلاٹ دے دیئے گئے۔

لیکن بہت سے ایسے گھرانے بھی تھے جنہیں دوبارہ آباد کاری کی جگہ پر پلاٹ الاٹ نہ کیے گئے۔ بہت سے لوگوں نے یہ شکایت بھی کی کہ انہیں جس جگہ دوبارہ آباد کاری کیلئے پلاٹ دیئے گئے ہیں وہ جگہ رہائش کے قابل ہی نہیں ہے۔ کمیونٹی کے 1,206 گھرانے باساک ہی میں رہ رہے لیکن انہیں کھلے خیموں میں پناہ لینا پڑی کیونکہ ان کے گھروں کو مسمار کر دیا گیا تھا۔ ان میں سے زیادہ تر لوگ پرانی



آبادی میں کرائے دار کی حیثیت سے رہتے تھے۔ چونکہ کرایہ دازوں کو دوبارہ آباد کاری کی جگہ پر پلاٹوں کا حق دار قرار نہ دیا گیا تھا لہذا انہوں نے باساک کو چھوڑ کر جانے سے انکار کر دیا۔ زمین پر بڑھتے ہوئے تجارتی دباؤ، کرپشن اور زمین کی ملکیت کے قابل اعتماد ریکارڈ کی عدم موجودگی کی وجہ سے کمبوڈیا میں زمین کی ملکیت کے حوالے سے تنازعات بہت عام ہو چکے ہیں جبکہ حالیہ برسوں میں بہت سی جگی آبادیوں کو مسمار کر دیا گیا ہے یا راکھ کے ڈھیر میں بدل دیا گیا ہے۔

ملک	تعداد بے دخلی	تعداد متاثرین	ذمہ دار گروپ	بے دخلی کی وجوہات
بنگلہ دیش	17	27,055	حکومت 13، نجی گروپ 4	ماحولیاتی صفائی، شاپنگ کمپلیکسوں کی تعمیر، زمین پر قبضہ، انفراسٹرکچر کی تعمیر
چین	10	707,656	حکومت 6، نجی گروپ 4	شاپنگ سنٹرز، انفراسٹرکچر کی تعمیر، اوپیکس
بھارت	24	854,250	حکومت 17، نجی گروپ 4، مقامی حکومت 1، ریاستی حکومت 2	تعمیر نو، ترویج سیاست ذات پات کے جھگڑے
انڈونیشیا	12	40,417	شہری حکومت	انفراسٹرکچر کی تعمیر، ہا کروں کے زیر قبضہ زمین کی تعمیر نو
جاپان	3	600	نجی گروپ 2، مقامی حکومت 1	علاقے کو کچی بستیوں سے پاک کرنا
مالئیشیا	4	200	قومی اور مقامی حکومت	غیر قانونی تارکین کا اخلاء، سڑک کی تعمیر
فلپائن	7	43,488	مقامی حکومت 4، حکومت 3	انفراسٹرکچر کی تعمیر، ہا کروں کا اخلاء شہر کی خوبصورتی

جبری بے دخلی: ایک شیطانی چکر

جبری بے دخلی یعنی آبادیوں کے خاتمے کا باعث ہو سکتی ہے جنہیں کوئی بھی نہیں دیکھنا چاہتا لیکن وہ شہر میں مکانات کی کمی کا مسئلہ حل کرنے میں بالکل مددگار نہیں ہوتی جس وجہ سے غریب لوگ وہاں رہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس غریب لوگوں کو بے گھر کرنے کے نتیجے میں بے دخلیاں مسائل کو بدترین شکل دے دیتی ہیں۔ جب لوگوں کو متبادل اور قابل قبول رہائش کا انتظام کے بغیر ان کے گھروں سے زبردستی نکالا جاتا ہے تو وہ شہروں سے باہر نئی آبادیاں اور غیر قانونی بستیوں کی تعمیر کر لیتے ہیں یا پہلے سے موجود دوسری بچی آبادیوں میں پناہ لے لیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں یہ صرف آبادی کی گنتی میں اضافہ ہو جاتا ہے بلکہ موجودہ کچی بستیوں کی حالت بھی زیادہ اتر ہو جاتی ہے (ملاحظہ کیجئے کرائے کی رہائش کے بارے میں رہنما کتابچہ 7) جبری بے دخلیوں کے پیچھے محرکات کچھ بھی کیوں نہ ہوں، یہ اس ظلم کا جزو نہیں بن سکتیں جو اس دوران بے دخلی کا نشانہ بننے والوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے اور یہ مکانات کی قلت کو مزید بڑھانے کے سوا اور کچھ نہیں کرتا۔

بے دخلیوں کے پانچ متبادل

شہروں میں رہائشی مسائل کو حل کرنے کیلئے درج ذیل پانچ کلیدی متبادل حل پیش کیے جا رہے ہیں، جو کامیابی کے مختلف مدارج کے ساتھ استعمال میں لائے جا چکے ہیں۔

حل 1: موقع پر اپ گریڈنگ

اپ گریڈنگ

قریبوں کیلئے بھی بہتر

شہر کیلئے بھی اچھی

دوبارہ آباد کاری کے برعکس اپ گریڈنگ کے نتیجے میں غریب کمیونٹیوں میں رہائش پذیر لوگوں کی زندگیوں اور ان کے باہمی امداد کے نظاموں میں کم سے کم خلل پڑتا ہے۔ اپ گریڈنگ عام طور پر موجودہ کمیونٹی کے سانچے میں معمولی تبدیلیوں سے عبارت ہے جو بہتر شدہ انفراسٹرکچر کی سہولتوں کی راہ ہموار کرتی ہیں۔ تاہم ضروری نہیں کہ یہ معمولی تبدیلیاں بڑے پیمانے پر ہوں جب تک کہ کمیونٹیاں اپنی آبادی کو نئے سرے سے تعمیر نہ کرنا چاہیں اور ایک نئے پلان، انفراسٹرکچر اور گھروں کی مکمل تعمیر نہ کرنا چاہیں۔ کمیونٹیاں بڑی ہنرمندی کے ساتھ ان لوگوں کی ضروریات کو پورا کر سکتی ہیں جن کے گھروں کو مسمار کرنا یا بہتری کی خاطر انہیں منتقل کرنا ضروری ہو چکا ہو۔ بہت سے حل دستیاب ہیں کسی بھی اپ گریڈنگ پراجیکٹ کی نوعیت اس کمیونٹی میں رہنے والے لوگوں کے وسائل اور ترجیحات پر منحصر ہوتی ہیں۔

موقع پر اپ گریڈنگ کا مطلب ہے کہ کسی پہلے سے موجود غیر رسمی آبادی کے مکتبوں کو بے گھر کیے بغیر اس کا طبعی، سماجی اور معاشی ماحول بہتر بنانا۔ جب شہر اور حکومتیں کسی غیر رسمی آبادی کے اپ گریڈنگ کے عمل کی حمایت کرتی ہیں تو اس پر بہت کم اخراجات اٹھتے ہیں اور یہ ایک ایسا عمل بن جاتا ہے جس میں کسی شہر کی شدید ضروری سستی ہاؤسنگ کو تباہ کیے بغیر اس کی حالت بہتر بنائی جاتی ہے۔

جب بہت سے لوگ کچی آبادیوں کی اپ گریڈنگ کی بات کرتے ہیں تو وہ وہاں پختہ گلیاں بنانے، ٹکاسی آب اور سینیٹیشن، فراہمی آب، سٹریٹ لائٹس، بجلی کے نظام اور گندگی کے ڈھیروں کو ٹھکانے لگانے جیسے تکنیکی پروگراموں کے بارے میں بات کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ انفراسٹرکچر کی ایشیا یقیناً ضروریات کی فہرست میں سب سے اوپر آتی ہیں لیکن اپ گریڈنگ کا ایک جامع تصور کمیونٹی کے لوگوں کیلئے کچھ مزید کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

- ☆ مکانات: ان کے مکانات کی تزئین و آرائش کرنا یا انہیں نئے سرے سے تعمیر کرنا۔
- ☆ زمین: ان کی زمینوں کو باقاعدہ کرنا اور آبادی کے طویل مدتی حق ملکیت کو محفوظ کرنا۔
- ☆ آمدن: ان کی ملازمتوں، کمائے کی صلاحیتوں اور چھوٹے کاروباروں کو بہتر کرنا۔
- ☆ مشترک سہولیات: ان کی سہولیات مثلاً کمیونٹی سینٹرز، کھیل کے میدانوں یا کمیونٹی کے کاروباروں میں بہتری لانا۔
- ☆ سرکاری خدمات تک رسائی: تعلیم اور علاج معالجے کی سہولیات تک ان کی رسائی کو بہتر بنانا۔
- ☆ فلاح و بہبود: کمیونٹی کے زیر انتظام فلاح و بہبود کے نظام قائم کرنا جو ان کے سب سے کمزور ارکان کی دیکھ بھال کر سکیں۔

موقع پر اپ گریڈنگ اکثر کیوں سب کیلئے بہترین ثابت ہوتی ہے؟

☆ اپ گریڈنگ لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے: اسی جگہ پر جہاں وہ طویل مدت سے رہتے چلے آ رہے ہیں۔ یوں یہ کمیونٹیوں کو مجتمع رکھنے، سماجی استحکام کو بڑھانے اور موجودہ مددگار نظام کو مضبوط کرتی ہے۔

☆ شراکت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے: کمیونٹی کی تعمیر نو کے بہت سے پہلوؤں میں اپ گریڈنگ شراکت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ پہلے اپ گریڈنگ کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے دوران پھر بعد میں بہت سی سماجی اور مویشی سرگرمیوں کے دوران جنہیں کمیونٹی مل جل کر منظم کرتی ہے۔

☆ لوگوں کی بہبود میں اضافہ کرتی ہے: اپ گریڈنگ لوگوں کے گھر اور رہائشی ماڈل میں بہتری لانے اور انہیں بے دخلی کی لنگھتی ہوئی تلوار سے نجات دلانے کے ذریعے انکی بہبود اور معیار زندگی میں اضافہ کرتی ہے۔

☆ بہتری کے سانچے کو بہتر کرتی ہے: جب لوگ اپنی پرچوم، منصوبہ بندی کے بغیر بنی ہوئی آبادیوں کو اپ گریڈ کرتے ہیں تو اس سے پوری آبادی کا سانچہ بھی بہتر ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے پلاٹوں کو از سر نو منظم کر سکتے ہیں اور انفراسٹرکچر، پری سکولز، کھیل کے میدان، کلبنگ اور عبادت گاہوں کیلئے جگہوں کا تعین کر سکتے ہیں۔

☆ مورال اور احساس تقاضا میں اضافہ کرتی ہے: کسی کمیونٹی کی رہائش اور بنیادی خدمات کی اپ گریڈنگ نہ صرف مقامی حکومت کی ایک اہم ذمہ داری کو پورا کرتی ہے بلکہ لوگوں کے مورال، احساس تقاضا، سماجی مصروفیات اور ان کے اپنی آبادی اور گھر پر مزید سرمایہ خرچ کرنے کے سلسلے میں ان کے عزم میں اضافے کا باعث ثابت ہوتی ہے۔

☆ روزگار کے مواقع کو بڑھاتی ہے: جب لوگ اپنے بہتر شدہ اور محفوظ گھر اور آمدنی پیدا کرنے کے وسائل مثلاً دکانوں، کرائے پر دیئے جانے والے کمروں، اور گھریلو وکشاہوں کو استعمال کرتے ہیں تو ان کی آمدن میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایک قانونی پتے کی موجودگی میں ان کیلئے رسمی شعبے میں بہتر ملازمتوں کے حصول کیلئے دروازے بھی کھل جاتے ہیں۔

حکومت کی جانب سے کمیونٹی کی اپ گریڈنگ پر خرچ ہونے والے ہر ڈالر کے بدلے میں غریب گھرانے اضافی طور پر سات ڈالر اپنی جیب سے خرچ کرتے ہیں جو براہ راست اپنی رہائش کی حالت بہتر بنانے کے سلسلے میں ان کا حصہ ہوتا ہے۔

غیر رسمی آبادیوں کی 80 فیصد زمین ان لوگوں کیلئے جو شہر کی ترقی میں اپنا خون پسینہ ایک کرتے ہیں شدید ضرورت کی حامل سستی رہائش فراہم کرتی ہے۔ ان کمیونٹیوں کو اسی جگہ پر آباد رکھنے کیلئے جہاں وہ پہلے سے موجود ہیں (جگہ اس کے کہ انہیں بے دخل کر کے وہاں شاپنگ مال، فاسٹ فوڈ فرینچائز یا جگہ گاتی ہوئی مارکیٹیں بنائی جائیں) سرکاری زمین کا یقیناً یہی سب سے موزوں استعمال ہے۔

غیر رسمی آبادیوں کی اپ گریڈنگ کے خلاف سب سے پہلی دلیل یہ ہے کہ وہ جس زمین پر قابض ہیں اس کی دیگر مقاصد کیلئے ضرورت ہے لیکن ماہرین تعمیرات کا اندازہ ہے کہ ایشیائی شہروں میں بڑے بڑے منصوبوں کی مارکیٹنگ، سرمایہ کاری اور ڈیزائننگ کے حوالے سے بدلتی ہوئی ضروریات کا مطلب ہے کہ اکثر یہ منصوبے بھی ناقص منصوبہ بندی کے شاہکار ہوتے ہیں اور غریب کمیونٹیوں کی بے دخلی روکنے کیلئے ان پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے جبکہ

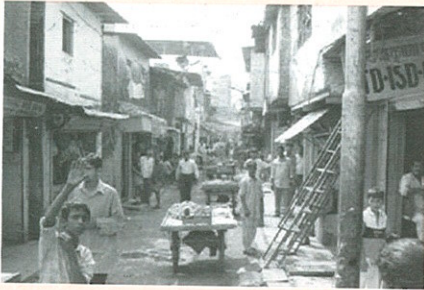
نوم پن، کمبوڈیا میں لوگوں کی جانب سے اپنی مدد آپ کے تحت اپ گریڈنگ

ماحولیاتی بہتریاں لانے سے کہیں آگے جاتے ہوئے گھروں کی تزئین و آرائش، آمدنی پیدا کرنے والے سرگرمیوں اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود کی سکیموں کیلئے قرضے فراہم کرنے کو بھی اپ گریڈنگ کے عمل میں شامل کرتا ہے۔ نوم پن میں ان جامع اپ گریڈنگ منصوبوں نے متعدد غیر قانونی آبادیوں میں زمین کی ملکیت کے رتبے میں اضافے کیلئے بھی راستہ ہموار کر دیا ہے۔

اپ گریڈنگ کا عمل ایک ہی وارڈ، ضلع اور شہر میں کمیونٹیوں کے درمیان روابط پر بھی زور دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اپ گریڈنگ کے عمل کے دوران کمیونٹیوں سے سیکھنے کے علاوہ شہر کی 77 سنگٹ (وارڈ) کی انتظامیہ کے درمیان تال میل پر بھی زور دیتا ہے۔ گورننس کی اس نچلی اور مقامی ترین سطح پر اس عمل کے دوران کمیونٹیوں کو اپنے وارڈ افران کی خاصی حمایت اور تعاون حاصل رہا ہے۔ لوگ اپنی وارڈ کے اندر غیر قانونی آبادیوں کا سروے کرتے ہیں۔ سنگٹ یونٹوں کے قریبی تعاون کے ساتھ کمیونٹیوں کی ترقیاتی منصوبوں کی اپ گریڈنگ کیلئے فنڈز UPDF براہ راست کمیونٹی تنظیموں کو دیتی ہیں۔

کمبوڈیا میں کمیونٹیوں کے زیر انتظام چلایا جانے والا غریب شہریوں کی ترقی کا فنڈ (UPDF) رہائشی پالیسی کے حوالے سے ترقی کے عمل میں ہر اول دستے کا کردار ادا کر رہا ہے۔ 2003 میں (UPDF) نے اپنی کمیونٹیوں کے زیر انتظام پھتوں اور اپ گریڈنگ ماڈل کیلئے سرکاری سطح پر حکومتی امداد حاصل کرنے کیلئے معاملات طے کیے۔ 2005 تک 66 غیر رسمی آبادیوں میں اس تنظیم کی امداد سے چلنے والے اپ گریڈنگ منصوبے مکمل ہو چکے تھے یا زرخیز تھے جن سے 6,000 خاندانوں کو فائدہ پہنچا۔ ان میں سے زیادہ تر منصوبے نوم پن میں تھے۔ تاہم درکشاپوں اور تبادلے کے دوروں کے ذریعے کمیونٹی کے زیر انتظام اپ گریڈنگ کا عمل پورے ملک میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ اس نوعیت کے منصوبے مزید 13 صوبائی شہروں میں چل رہے ہیں۔ ان شہروں میں پونے پٹ، پری ونگ اور سیم ریپ شامل ہیں۔

UPDF ایک جامع اور مکمل اپ گریڈنگ کے عمل پر یقین رکھتی ہے جس کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد خود کمیونٹیوں کرتی ہیں۔ یہ طریقہ کار سڑکوں، نکاسی آب، ٹوائلٹ کو تعمیر کرنے اور چند



بعد:

وہی لین، زیر زمین نکاسی آب کے پائپ پھینچنے کے بعد گلی کی سطح کو مکمل طور پر کنکریٹ سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مکانات پر دوبارہ رنگ و روغن کرنے کے بعد پھولدار پودے لگانے کیلئے گھروں کے سامنے چھوٹے چھوٹے باغچوں کیلئے جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔

رہنما کتابچہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری



پہلے:

آپ گریڈنگ سے پہلے راس ریے (Ros) (Raey) کمیونٹی کی حالت زار۔ خشک موسم کے دوران بھی گھروں کے باورچی خانوں، غسل خانوں اور ٹوائلٹ سے بہہ کر آنے والا پانی ماحول کو بدبودار اور غیر صحت مند بنا رہا ہے۔

اپ گریڈنگ کو حل کا ایک اہم حصہ بنائیے: موجودہ بستیوں میں گھروں اور انفراسٹرکچر کی اپ گریڈنگ اور محفوظ ملکیت کی فراہمی غریب شہریوں کیلئے سستے مکانات کے مطالبے کو پورا کرنے کیلئے کسی حکومت کی حکمت عملی کا ضروری حصہ ہونی چاہیے۔



کامیاب اپ گریڈنگ کے 7 اصول

1 ضروری ہے کہ یہ شرکت کی حامل ہو: اپ گریڈنگ کو ایک شراکتی عمل ہونا چاہیے جو کمیونٹی کے ارکان کی جانب سے نامزد کی جانے والی پہلی اور سب سے اہم ضروریات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ شراکتی عمل کسی منصوبے کی پائیداری کی کلید ہے۔ شراکت کے بغیر انفراسٹرکچر کی تعمیر کا کام مکمل نہیں ہو سکے گا، صورتحال ابتر رہے گی، لوگ مقامی حکومت کے ساتھ کوئی واضح تعلق قائم کرنے میں دشواری محسوس کریں گے اور اپ گریڈنگ کے عمل پر صرف ہونے والا سرمایہ ضائع ہو جائے گا۔ اپ گریڈنگ کے ہر مرحلے پر کمیونٹی کی شرکت جس قدر زیادہ ہوگی نتائج اتنے ہی بہتر حاصل ہوں گے۔

2 ضروری ہے کہ یہ شرکت داری کے ساتھ مکمل ہو: کسی اپ گریڈنگ کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد اس وقت ہمیشہ زیادہ موثر ہوتا ہے جب اسے مقامی حکومت اور کمیونٹی کے قریبی اشتراک کے ساتھ لے کر چلا جائے۔ کمیونٹی تنظیموں کی معاونت کرنے اور مکانات کی ڈیزائننگ، تزئین و آرائش یا روزگار پیدا کرنے کے منصوبوں کے سلسلے میں تکنیکی امداد کی فراہمی کے ذریعے میں غیر سرکاری تنظیمیں بھی متحرک کر دیا جا سکتی ہیں۔

3 ضروری ہے کہ یہ زمین کی محفوظ ملکیت فراہم کرے: محفوظ حق ملکیت کی فراہمی اپ گریڈنگ کے عمل کا ضروری حصہ ہے جس کے بغیر لوگوں کی بے دخلی کے حوالے سے بڑھتی ہوئی تشویش انہیں رہائش اور طرز زندگی پر مزید سرمایہ لگانے کی راہ میں حائل ہوگی۔ کبھی کبھی انفرادی گھرانوں کو ملکیت کے حقوق ملکیت کے کاغذات یا لیز کے معاہدے کی شکل میں اس وقت دیئے جاتے ہیں جب حدود کا تعین اور پیمائش کا اندراج ہو جائے۔ عورتوں کی سربراہی والے گھرانوں میں مردوں کی بجائے عورتوں کو

ملکیت کے حقوق دینے سے بچوں کو بے گھری اور بہتر مستقبل سے محرومی کے خطرے سے بچایا جا سکتا ہے اور انہیں ایک ایسا اثاثہ مہیا کیا جا سکتا ہے جو ان کیلئے آگے چل کر روزی روٹی کا وسیلہ بن سکتا ہے۔ زمین کی ملکیت کے حقوق اب زیادہ تر کمیونٹیوں کو اجتماعی طور پر دیئے جا رہے ہیں تاکہ ان میں کسی گھپلے کا امکان نہ رہے اور کمیونٹی تنظیموں کو مضبوط بنایا جا سکے (اگلے صفحے پر "انفرادی یا اجتماعی حقوق" کا باکس ملاحظہ کیجئے)۔



4 ضروری ہے کہ کمیونٹیاں اپنا حصہ ڈالیں: نہ نہایت ضروری ہے کہ کمیونٹی کسی نہ کسی صورت میں اپ گریڈنگ کے اخراجات میں اپنا حصہ ضرور ڈالے۔ جڑ بہ بنانا ہے کہ اس کی وجہ سے اپ گریڈنگ کے عمل میں کمیونٹی کے جذبہ ملکیت کو مضبوطی حاصل ہوتی ہے۔ یہ حصہ مالی صورت میں بھی ہو سکتا ہے (نقد رقم یا کمیونٹی کے قرضوں کی صورت میں) یا لیبر اور عمارتی سامان یا ان دونوں کی ملی جلی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔ اپ گریڈنگ کا عمل اس وقت زیادہ بہتر نتائج دے سکتا ہے جب کمیونٹی کے حصے کو امدادی اداروں کی امداد یا حکومتی منصوبوں کیلئے مخصوص رقم کی معاونت حاصل ہو۔

5 ضروری ہے کہ اپ گریڈنگ کم لاگت ہو: کسی گھرانے کی جانب سے بطور حصہ ادا کی جانے والی رقم اپ گریڈنگ کے منصوبے کے دارومدار اور مواد کا تعین کرتی ہے، اگر اپ گریڈنگ کے عمل میں بہت زیادہ ٹیکس یا استعمال کنندہ کے نام بہت زیادہ واجبات شامل ہوں جو کہ لوگ برداشت نہیں کر سکتے تو وہ سہولیات کو استعمال نہیں کریں گے یا استعمال جاری نہیں رکھ پائیں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کسی اور جگہ موجود سستی آبیوں کی جانب نقل مکانی کر جائیں۔

6 ضروری ہے کہ منصوبہ مالی اعتبار سے مستحکم ہو: استحکام کا تعین اس سے ہوتا ہے کہ اپ گریڈنگ میں سرماہ کیسے لگایا گیا۔ بہترین راستہ یہ ہے کہ مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی رقم کو آپس میں ملا دیا جائے جس میں کمیونٹی کے ارکان کا حصہ بھی شامل ہو، حکومت کی جانب سے قرضے اور چھوٹ اور بین الاقوامی یا قومی ترقیاتی تنظیموں کی جانب سے امداد حاصل ہونے کی صورت میں وہ بھی اس کے اندر شامل ہو۔ اس بات کو یقینی بنانے کیلئے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اپ گریڈنگ کے عمل کی اچھی طرح دیکھ بھال اور انتظام کیا جائے گا۔ یہ ضروری ہے کہ اس انفراسٹرکچر کی تعمیر اس انداز میں کی جائے کہ اس کے نتیجے میں کمیونٹی کے درمیان موجود یکجہتی اور نظم و ضبط میں اضافہ ہو (ملاحظہ کیجئے کمیونٹی کی تنظیموں کے بارے میں رہنما کتابچہ 6)

7 ضروری ہے کہ یہ وسیع تر شہری ترقی کی حکمت عملی کا جزو ہو: کمیونٹی کی اپ گریڈنگ کے منصوبوں کو مستقبل کی ترقی کے حوالے سے شہر کے وسیع تر تصور کا ایک اہم حصہ ہونا چاہیے۔ منصوبوں کو ہنگامی اقدامات کی صورت میں نہیں ہونا چاہیے جن پر اپنے طور پر عمل کیا جائے اس کے برعکس انہیں شہری انتظام و انصرام کے مجموعی منصوبے کا حصہ ہونا چاہیے جو رہائشی مسئلے کو پورے شہری بنیاد پر لے کر چلے۔

انفرادی یا اجتماعی حقوق؟

شہر کے اندر رہنے والی کمیونٹیوں کیلئے جن کی آبادی بہت گنجان ہے جبکہ ان کے زیر قبضہ رہائشی پلاٹ بہت چھوٹے سائز کے ہیں، اجتماعی یا مالکانہ حقوق غیر یوں کیلئے بہت سی مقبول وجوہات کی بنا پر پہلی ترجیح بنتے جا رہے ہیں۔ ماضی میں کچی آبادیوں کو ریگولرائز کرنے کے پروگراموں کے تحت زیادہ تر مالکانہ حقوق انفرادی گھرانوں کو دئے گئے۔ لیکن کچی آبادیوں کے مکینوں کو انفرادی طور پر مالکانہ حقوق کی ادائیگی وقت طلب، مہنگا اور کرپشن کے خطرے سے دوچار عمل ہے۔ اس سلسلے میں نئی قانون سازی ہی مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ پاکستان کے صوبہ سندھ کے عوامی نمائندوں نے سندھ کچی آبادی ریگولریشن ایکٹ پاس کیا تھا جس کے تحت قرار پایا تھا کہ زیادہ تر غیر قانونی آبادیوں کے مکینوں کو طویل مدتی لیز کے حقوق دئے جائیں گے۔ اس آرڈی نینس کے تحت ملکیت کے حقوق کی ریگولریشن اور آبادیوں کی اپ گریڈنگ کے عمل کی نگرانی کیلئے ایک ادارے سندھ کچی آبادی

انتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ تاہم انفرادی مالکانہ حقوق کا نقصان یہ ہے کہ یہ کمیونٹیوں کے درمیان انتشار پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے اور موقع پرستوں کیلئے انفرادی طور پر مکانات خریدنا آسان ہو جاتا ہے۔ یوں اندرون شہر میں سب سے زیادہ مانگ والی زمین پر غریب کمیونٹیوں کو اشراف داری (Gentrification) اور مارکیٹ کی قوتوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیئے جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جب زمین کی ملکیت کے حقوق (مالکانہ حقوق یا لیز معاہدے کے ذریعے) کسی کمیونٹی کی تنظیم یا ہاؤسنگ کو اپریو کو اجتماعی طور پر دئے جائیں تو یہ مارکیٹ کی قوتوں کے خلاف غریب کمیونٹیوں کیلئے طاقت ور بفر ثابت ہو سکتے ہیں اور اس کے نتیجے میں کمیونٹی کے ارکان ایک دوسرے کے ساتھ متحدہ رہ سکتے ہیں۔ اجتماعی ملکیت اس بات کو بھی یقینی بناتی ہے کہ انہیں رہائش کی سہولیات طویل مدت تک حاصل رہیں گی جنہیں ان کی اشد ضرورت ہے۔

ہوئی (Hue) ویتنام، میں لوگوں کی مالی معاونت سے اپ گریڈنگ



لوگوں کی ذاتی معاونت اور حکومتی مالی امداد کے اشتراک کی ایک اچھی مثال ویتنام کے شہر ہوئی کے فونین وارڈ میں قائم کی گئی ہے۔ فونین ایک انتہائی غریب علاقہ ہے جو بارشوں کے موسم میں اکثر سیلابوں کی زد میں رہتا ہے۔ ان سیلابوں کے دوران پھوٹ پڑنے والے وبائی امراض پورے وارڈ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل زوم ایلی (X'om Alley) میں رہنے والے لوگوں نے اپنے ہمسائیوں

کے ساتھ اپنے مسائل پر تبادلہ خیالات کرنے کیلئے ملاقاتوں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ ان ملاقاتوں کے نتیجے میں کمیونٹی کے کرتا دھرتا لوگوں نے مقامی حکام کو اپنی کمیونٹی کو اپ گریڈ کرنے کی تجویز پیش کی اور مالی تعاون کی درخواست بھی کی۔ قومی اور مقامی سطح پر ”پیپلز کمیٹی“ کی جانب سے منظوری ملنے کے بعد مقامی حاکم نے زوم نام کی اس ایلی میں پختہ گلیاں بنانے پر رضامندی ظاہر کر دی لیکن اس کے ساتھ ہی مطلوبہ بجٹ کا صرف 30 فیصد فراہم کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔

کمیونٹی میں اس حوالے سے مزید تبادلہ خیالات کرنے کے بعد کہ باقی 70 فیصد رقم کا انتظام کیسے کیا جائے، لوگوں نے اس بات پر آمادگی کا اظہار کیا کہ ایلی میں آباد تمام 16 خاندان 140,000 ڈولر (تقریباً 9 امریکی ڈالر) فی خاندان کے حساب سے اس میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔ اپنی جیبوں سے نقد رقم ادا کرنے کی بجائے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ہر خاندان کمیونٹی سیوننگز اینڈ کریڈٹ گروپ سے سود کے بغیر مطلوبہ رقم ادھار لے گا۔ اس ایلی کے اندر موجود اس گروپ کو اینوائزمنٹ ڈویلپمنٹ ایکشن ان تھرڈ ورلڈ (ENDA) نام کے ایک مقامی ادارے کے تعاون سے قائم کیا گیا تھا۔ قرض وصول کرنے والوں نے اس کی واپسی کیلئے روزانہ 3,000 ڈولر (20 امریکی سینٹ) کی رقم بچت کی صورت میں جمع کر کے کمیونٹی لیڈر کے پاس جمع کرانا شروع کر دی۔ ہر دس روز کے بعد پراجیکٹ مینجمنٹ بورڈ کمیونٹی لیڈر سے جمع شدہ رقم وصول کر لیا کرتا تھا۔ ایسے لوگ جو اپنی بہت محدود یا غیر مستقل آمدنی کی وجہ سے قرض کی واپسی کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے انہوں نے اس مہم میں اپنا حصہ مزدوری کی صورت میں ادا کیا۔

جب زوم ایلی کی گلیوں کی تعمیر کا کام مکمل ہو گیا تو سب نے محسوس کیا کہ معیار زندگی میں کچھ نہ کچھ بہتری رونما ہوئی ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل نے رہائشیوں کو مزید ترقیاتی کام کرنے کا حوصلہ بخشتا جس کی ابتدا گندگی کی صفائی سے کی گئی جسے علاقے کے اندر ہی ڈھیر کر دیا جاتا تھا۔ اس منصوبے نے مقامی حکومت کی ہمت افزائی کی کہ وہ اس 30% - 70% فارمولے کو فونین وارڈ کی دوسری ایلیوں میں بھی استعمال کریں۔



اپ گریڈنگ میں کیا کرنا چاہیے، کیا نہیں؟

نہ کرنے کے کام:

کرنے کے کام:

☆ فروغ دو: کمیونٹیوں اور شہروں میں شروع کیے جانے والے منصوبوں کے دوران اچھے شہری طرز حکومت کو فروغ دو۔
☆ فرض کرنا: یہ کہ کچی آبادیاں اقتصادی ترقی کے ساتھ خود بخود ختم ہو جائیں گی۔

☆ قائم کرو: اہل ادارہ جاتی ڈھانچوں کو جس میں عمل کے دوران تمام شریک کار اور فریقین شامل ہوں۔
☆ کمتر جاننا: اس کنٹری بیوشن کو جو اپ گریڈنگ کے عمل میں مقامی حکام، زمین مالکان، کمیونٹی کے معتبر افراد اور کمیونٹیوں کے رہائشی ادا کرتے ہیں۔

☆ نافذ کرو: غریب دوست شہری ترقی کی حکمت عملیوں کا نفاذ اور نگرانی کرو۔
☆ علیحدہ کرنا: اپ گریڈنگ کو منصوبہ بندی اور شہری انتظام کے تحت سرمایہ کاری سے

☆ حوصلہ افزائی کرو: ایسے اقدامات کی جو خود کچی آبادیوں کے مینوں کی جانب سے تجویز کیے جائیں۔ اس کے علاوہ خواتین کے کردار کو بڑھانے پر توجہ مبذول کرو۔
☆ نظر انداز کرنا: اپ گریڈنگ کے عمل میں کمزور گروپوں کی مخصوص ضروریات کو۔

☆ یقینی بناؤ: محفوظ ملکیت، قبضے کے مستحکم حقوق اور غیر رسمی آبادیوں کو باقاعدہ شکل دو۔
☆ عمل کرنا: غیر قانونی بے دخلیوں پر۔

☆ شریک کرو: کرایہ داروں اور مالکان کو ایسے حل تلاش کرنے میں جو اجتماعی مفادات کی نگہبانی کریں۔
☆ امتیاز کرنا: کرائے کے مکانات میں رہائش پذیر افراد کے ساتھ اور ملکیت کی صرف ایک فراہم کرنا۔

☆ اپناؤ: اپ گریڈنگ کی زیادہ سود مند سوچ۔
☆ مسلط کرنا: ایسے غیر حقیقی معیارات اور قواعد و ضوابط جو غریبوں کیلئے کارگر ثابت نہیں ہو سکتے۔

☆ الحاق کرو: بلدیاتی مالیات، کراس امدادوں اور مستفید ہونے والوں کو آپس میں ملاؤ تاکہ اپ گریڈنگ کی مالیاتی کارگزاری کو یقینی بنایا جاسکے۔
☆ انحصار کرنا: حکومتی امدادی رقوم پر یا کچی آبادیوں کے مینوں سے پوری الاغت کی وصولی پر۔

☆ ڈیزائن کرو: دوبارہ آباد کاری کے پلان کو اور اس پر گفت و شنید صرف اس وقت کرو جب آخری چارہ کار کے طور پر یہ ناگزیر ہو جائے۔
☆ سرمایہ کاری کرنا: بہت بڑی سماجی رہائشی سکیموں میں سرکاری وسائل کی۔

☆ جوڑو: اپ گریڈنگ کو روزگار کمانے کے مواقع اور مقامی سطح پر اقتصادی ترقی کے ساتھ۔
☆ سمجھنا: کچی آبادیوں کی اپ گریڈنگ کو صرف ایک سماجی مسئلہ

☆ ترقی دو: نئے شہری علاقوں کو زمین اور اس پر بیرونی انفراسٹرکچر کی دستیابی کو ممکن بنانے کے ذریعے۔
☆ مہیا کرنا: ایسا انفراسٹرکچر اور خدمات جس کے غریب لوگ متحمل نہیں ہو سکتے۔

1 اپ گریڈنگ کیلئے آبادی کا انتخاب

1

تفصیل دینا ضروری ہو جاتا ہے (ملاحظہ کیجئے کمیونٹی کی تنظیموں کے بارے میں رہنما کتابچہ 6)۔ لیکن پراجیکٹ کو بہت اچھا آغاز فراہم ہو سکتا ہے اگر پہلے سے کسی قسم کی کمیونٹی تنظیم موجود ہو، جو پراجیکٹ میں شریک کار بن سکتی ہے اور کمیونٹی کے ارکان کو بہتری کے عمل میں بھرپور شرکت کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے۔



اپ گریڈنگ کے عمل میں کمیونٹی کی اندرونی تنظیم کو مضبوط کرنا بہت اہم اقدام ہے۔ اپ گریڈنگ کے عمل میں کلیدی کردار کی حامل ہونے کے حوالے سے ایک کمیونٹی کو اس بات کو یقینی بنانے کے قابل ہونا چاہیے کہ یہ سارا عمل چند ایک کی بجائے کمیونٹی کے تمام ارکان کی ضروریات کو پورا کرے۔ اسے مقامی حکومت کے منصوبہ سازوں کے ساتھ معاملات طے کرنے، اپنی ضروریات کی تشخیص اور ان کی وضاحت اور پلاننگ، عمل درآمد اور نگرانی کے تمام مراحل میں شراکتی کردار کا حامل ہونے کے قابل بھی ہونا چاہیے۔

اگر کوئی تنظیم وجود نہ رکھتی ہو تو اکثر ایک نئی کمیونٹی تنظیم کو

2 کمیونٹی کی اندرونی تنظیم کو مضبوط کرنا:

2

پراجیکٹ کے کسی نہ کسی حوالے سے کوئی نیا پن پایا جاتا ہو۔ اکثر اوقات ایسی کچی آبادیوں کو پہلے چن لیا جاتا ہے جن کی اپ گریڈنگ آسان ہو۔ ان آسانیوں میں قابل انتقال زمین کے حقوق جمع مضبوط کمیونٹی کی تنظیم یا ایسی آبادیاں جو آسانی کے ساتھ بیرونی انفراسٹرکچر کی لائنوں کے ساتھ منسلک ہو سکیں۔ جبکہ دوری جانب شدید غربت کی شکار یا بہت زیادہ ماحولیات انحطاط سے دوچار آبادی کو ترجیحات میں سرفہرست ہونا چاہیے۔

اپ گریڈنگ پراجیکٹ کمیونٹیوں کیلئے عملی اور ٹھوس سرگرمیوں کے ذریعے اپنی اجتماعی قوت کی مضبوطی اور ساتھ ہی مقامی حکومت کے ساتھ بہتر تعلقات کا قیام کے سلسلے میں ایک بہترین موقع ثابت ہو سکتا ہے۔

یہ فیصلہ کہ کس آبادی کو پہلے اپ گریڈ کرنا چاہیے ترجیحات کے تعین کا تقاضا کرتا ہے۔ عام طور پر یہ حکومت کے منصوبہ ساز ہوتے ہیں جو مقامی سیاست کے تقاضوں کے دباؤ میں آ کر اپ گریڈنگ کیلئے کسی آبادی کا چناؤ کرتے ہیں۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس عمل میں مقامی کمیونٹیوں، غیر سرکاری تنظیموں اور دوسرے فریقین کو شامل کر لیا جائے۔ آبادی کے انتخاب کے دوران انہیں کن باتوں کو اہمیت دینی چاہیے؟ کسی کمیونٹی کی شراکت کار میں مستعدی، آبادی کی مخصوص طبعی خصوصیات، لاگت، زمین کی ملکیت کے معاملات اور وسیع تر شہری ترقی کا تناظر ایسی باتیں ہیں جنہیں آبادی کے انتخاب میں اہمیت حاصل ہونی چاہیے۔

ایک کامیاب تجربے کی بنیاد پر قائم شدہ تاثر بھی کمیونٹی کے انتخاب میں ایک اہم عنصر ہو سکتا ہے، خاص طور پر اگر

فریقین کی شمولیت کیلئے اجلاسوں کا اہتمام کرنا

اپ گریڈنگ پروگرام شروع کرنے کیلئے فریقین کے درمیان اجلاسوں کی ایک سیریز کا انعقاد ایک کارآمد ہتھیار ثابت ہو سکتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہر کوئی جانتا ہو کہ پروگرام سے اسے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور ایک ایسا نظام وضع کیا جائے جسے پراجیکٹ کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے مراحل کے دوران استعمال کیا جاسکے۔ اہم بات یہ ہے کہ اس قسم کے اجلاسوں کا ایک کھلا ایجنڈا اور چک دار مدت ہوتی ہے تاکہ لوگ آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں اور اپنے تصورات کو سب کے سامنے پیش کر سکیں۔ اس طرح ہرگز نہیں ہونا چاہیے جس سے یہ تاثر ملے کہ کوئی پہلے سے طے شدہ اپ گریڈنگ پیکیج کو پیش کر رہا ہے اور فریقین کا کام محض یہ ہے کہ وہ اسے منظور کریں یا مسترد کر دیں۔ یہ ان صورتوں میں مددگار ثابت ہوتا ہے جب منتظمین کی جانب سے جمود کو توڑنے اور لوگوں کو سوچ و بچار پر مائل

کرنے کیلئے زیادہ تعداد میں اپ گریڈنگ کی سکیمیں پیش کی جائیں اور اجلاسوں کے دوران ان پر بحث کی جائے۔ کمیونٹی کے اراکین اور دوسرے فریقین اس صورت میں پیش کیے جانے والے تصورات پر بات کر سکتے ہیں۔ کمیونٹی کے ماہرین تعمیرات اور منتظمین کی جانب سے تکنیکی امداد کے ذریعے لوگ اپنے منصوبے کو ڈیزائن کر سکتے ہیں جن میں رہائش، انفراسٹرکچر، آبادی کے سانچے اور قدرتی ماحول کے بارے میں تصورات کو سمویا گیا ہو۔

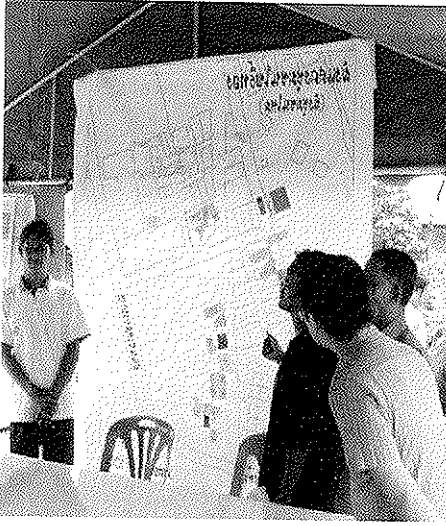
کمیونٹیاں منصوبے کی پلاننگ اور اپ گریڈنگ کے عمل میں جتنا زیادہ اپنی ضروریات اور تصورات کو لے کر آئیں گی اتنا ہی زیادہ اپ گریڈنگ کا حتمی منصوبہ اتنا ہی بہتر تشکیل پائے گا۔ باہر سے درآمد شدہ تیار منصوبے کمیونٹی کے لوگوں کی جانب سے بہت کم قبول کیے جاتے ہیں، جن کا ایسے منصوبوں کی تیاری میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

تمام پھلوؤں سے کمیونٹی کا سروے کرنا

آبادی کا اغلاط سے پاک نقشہ بنانے اور اپ گریڈنگ کیلئے درکار ضروری معلومات حاصل کرنے کے سلسلے میں کمیونٹی کی مدد کر سکتی ہیں۔ یہ سروے اور نقشوں کی تیاری کا عمل کمیونیوں کے اراکین کی استعداد اور صلاحیتوں میں اضافہ کر سکتا ہے اور ساتھ ہی کمیونٹی کے تمام ارکان کی رہنما کتابچہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری

اگلا مرحلہ کمیونٹی کا تفصیلی سروے کرنا، نقشہ نویسی کرنا اور آبادی کا ایک اچھا نقشہ تیار کرنا ہے جس میں تمام گھروں، پانی کے ذرائع، سہولیات اور مشکل علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہو۔ یہ اس آبادی کے بارے میں ایک حتمی طبعی اور سماجی و معاشی معلومات کے حصول کا ذریعہ

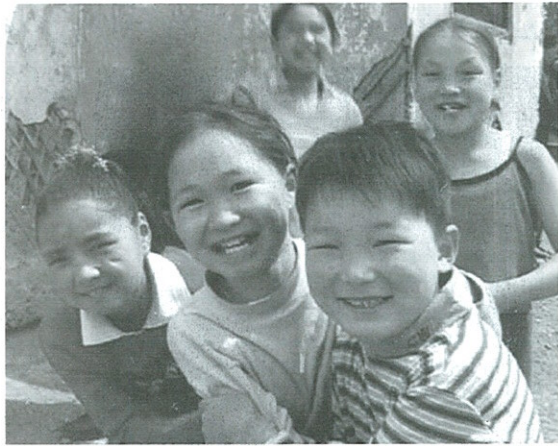
دلچسپی بڑھا سکتا ہے اور ان کی تنظیموں کو مضبوط کر سکتا ہے



ہوگا۔ یہ معلومات اپ گریڈنگ کے منصوبے میں ایک نہایت اہم کردار ادا کریں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ کمیونٹی کے ارکان کسی بھی دوسرے شخص کی نسبت اپنی آبادی کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں۔ لہذا اس قسم کے سروے کے انعقاد کیلئے ضروری ہے کہ کمیونٹی تنظیم کے ذریعے اسے پاسڈ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ یہ لوگوں کی شراکت کو زیادہ کرنے اور اپنے مسائل کو اجتماعی طور پر سمجھنے کیلئے ان میں مہارت پیدا کرنے کیلئے گنجائش پیدا کرنے کا ایک اور ذریعہ ہے۔ تھوڑی بہت سادہ سی تکنیکی مدد کی فراہمی کے ذریعے غیر سرکاری تنظیمیں یا مقامی حکومت ایک اچھا سوال نامہ تیار کرنے،

اپنے شہروں میں رہائشی مسائل کو حل کرنا ممکن ہے:

لیکن ایسا کرنے کیلئے تمام فریقین کو بشمول مقامی حکومت، اور وفاقی حکومت، امداد دینے والے ادارے اور غیر سرکاری تنظیموں، ٹیکنیشنز اور خود کمیونٹیوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس عمل میں اپنی شرکت یقینی بنائیں اور باہمی اشتراک کیلئے گنجائش پیدا کرتے ہوئے اختراعی حل تخلیق کریں



اپ گریڈنگ پلان کے تمام پہلوئوں کی ڈیزائننگ

5

کمیونٹیاں بطور منصوبہ ساز

بگنی ایک 30 برس پرانی غیر قانونی آبادی کی کمیونٹی ہے۔ یہ 566 گھرانوں پر مشتمل ہے جو مرکزی بنگاک کے نہایت پرہجوم حصے میں کراؤن پراپرٹی بیورو کی زیر ملکیت سرکاری زمین پر آباد ہیں۔ 2001 میں اچانک آبادی میں آگ بھڑک اٹھی جس کے نتیجے میں آدھی آبادی آگ کے شعلوں کی لیٹھ میں آگئی۔ لوگوں نے اس موقع کو اپنی زمین کیلئے 30 سالہ مدت کی قابل تجدید کمیونٹی لین کیلئے گفت و شنید کرنے کیلئے استعمال کیا۔ اور بان منلوگ کمیونٹی اپ گریڈنگ پروگرام کے تحت اپنی پوری آبادی کو مرحلہ وار اپ گریڈ کرنے کیلئے منصوبے تیار کرنے شروع کر دیے۔

اس آبادی کے تھوڑے سے رقبے پر بہت سے گھرانوں کو بسانے کی خاطر کمیونٹی نے نوجوان ماہرین تعمیرات کے ساتھ مل کر نہایت کارآمد سانچہ بنایا جس میں تنگ گلیاں اور صرف 24 مربع میٹر رقبے کے چھوٹے چھوٹے پلاٹوں پر تین منزلہ مکانات تعمیر کرنے کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ نئے گھروں کو ہر ممکن حد تک سستا رکھنے کی خاطر انہوں نے Half-loft کے ساتھ اوپر کی منزل کی زیادہ لمبائی کا ڈیزائن بنایا تاکہ تیسری منزل بعد میں بنائی جاسکے ان مکمل طور پر سچے سجائے گھروں پر کل لاگت 5,500 امریکی ڈالر آئی۔ کمیونٹی نے ایک ٹھیکیدار کو مکانات کی تعمیر کے پہلے مرحلے کا ٹھیکہ دیا تاکہ ہم لاگت کو مزید کم کرنے کیلئے دوسرے اور تیسرے مرحلے میں کمیونٹی کے لوگ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے مکانات تعمیر کریں گے۔

اس اقدام میں اپ گریڈنگ کے حتمی طبعی پلان بشمول کمیونٹی کے سانچے اور انفراسٹرکچر، گھروں کی ڈیزائننگ، اور کمیونٹی کی سہولیات، تعمیر کیلئے شیڈول طے کرنے اور لیبر کے کنٹریکٹ سسٹم اور کمیونٹی کے اندر پرائیکٹ کی تکمیل کے بعد کیے جانے والے کاموں کی دیکھ بھال کیلئے نظام کا قیام شامل ہیں۔ اس مرحلے میں مالیاتی منصوبوں کی تیاری، لاگت کا تفصیلی تخمینہ اور پورے منصوبے کی سرمایہ کاری کے منصوبے بھی شامل ہوتے ہیں جن میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جانا ضروری ہے۔

☆ ہر چیز پر تفتی لاگت آئے گی

☆ کون کس چیز کیلئے ادائیگی کرے گا

☆ یہ رقم کیسے دستیاب ہوں گی

☆ کون میٹریل کی خریداری کرے گا

☆ سرمہ نئے کا انتظام کس کے پاس ہوگا

سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ کمیونٹی کے تمام اراکین اپنی مددگار غیر سرکاری تنظیموں اور مقامی حکومت کے ساتھ مل کر منصوبہ بندی کے عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ جب کمیونٹیاں منصوبہ بندی کے مختلف پہلوؤں کے انتظام کیلئے کمیونٹیاں مامور کرنی ہیں تو یہ آنے والے برسوں میں کمیونٹی کی اجتماعی ترقی کی طویل مدتی نتیجہ نش کیلئے بہترین آزمائش ثابت ہو سکتی ہے۔

اس منصوبہ بندی میں کمیونٹیوں کیلئے بااختیار ہونے کی جتنی گنجائش ہوگی اتنے ہی پرائیکٹ کی کامیابی کے امکانات میں اضافہ ہو جائے گا۔

رہنما کتابچہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری

اپ گریڈنگ کا حقیقی کام کرنا

جب یہ کام کمیونٹیوں سے سرانجام دیتی ہیں

جب نوم پن میں راس رائی کمیونٹی نے اپنی آبادی کو اپ گریڈ کرنے کا کام شروع کیا تو پہلا مرحلہ بیرونی جنگلوں اور مکھاؤنڈ کی دیواروں کو گرانے اور زیر زمین سیوریج کے پائپ بچھانے نیز سٹارم ڈرین سسٹم کی تعمیر کیلئے گلیوں کو سیدھا کرنے کا تھا جس میں بہت زیادہ محنت درکار تھی۔ اک نظام تشکیل دیا گیا جس کے تحت ہر گھر انہ اپنے گھر کے سامنے ایک گڑھا کھودنے کا ذمے دار تھا۔ بہت سے لوگوں نے یہ گڑھے رات کے وقت لائین کی روشنیوں میں کھودے۔ نکاسی آب کے تیسرے مرحلہ نظام کی پہلی آزمائش ایک طوفانی بارش کے دوران ہوئی۔ ہر شخص بارش میں چھتری لیے اپنے گھر کے باہر موجود تھا۔ ہر آنکھ میں ہول پختی جس کے ذریعے بارش کا پانی ”خوبصورتی“ سے بہہ رہا تھا۔ اس کے بعد گلیوں کو پختہ کیا گیا۔ یہ کام ہو جانے کے بعد گلیوں کے کنارے کنارے درخت اور پھولدار پودے لگائے گئے۔ اور تمام گھروں کو سب کی پسند سے خریدے گئے پیٹ سے رنگا گیا۔

یہ سب سے سستی خیر اور دلچسپ مرحلہ ہے جس میں کام حقیقی معنوں میں شروع ہوجاتا ہے اور ایک کچی آبادی ایک صاف ستھری، تمام بنیادی سہولیات سے آراستہ نئی بستی میں تبدیل ہونا شروع ہوتی ہے۔ اس مرحلے میں مکانات تعمیر ہوتے ہیں یا ان کی مرمت اور تزئین اور آرائش ہوتی ہے، نکاسی آب کیلئے پائپ بچھائے جاتے ہیں، فراہمی آب کیلئے پائپوں کو زیر زمین دبا جاتا ہے اور ان کے کنکشن گھروں کے ساتھ منسلک کیے جاتے ہیں، گلیاں پختہ ہوتی ہیں، بجلی کے کھمبے نصب کیے جاتے ہیں، درخت لگائے جاتے ہیں اور گھروں کے باہر رنگ و روغن لیا جاتا ہے۔

یہ سارا کام مختلف طریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔ ایک صورت میں سارے کا سارا کام میڈر کے ذریعے کسی بلڈر یا غیر سرکاری ٹیم کو ٹھیکے پر دے دیا جاتا ہے۔ یا کسی دوسری صورت میں تمام کام کمیونٹی کے اراکین جو مزدوری کی صورت میں اپ گریڈنگ میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں خود حل کر سرائیام دے سکتے ہیں اور ہر چیز کا انتظام خود کر لیتے ہیں۔ اکثر اوقات کام کی تکمیل کیلئے دونوں صورتوں کا انتخاب کیا جاتا ہے، جس میں لوگ زیادہ سے زیادہ کام خود کرتے ہیں اور صرف اسی کام کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے جو اب گریڈنگ کے کام میں سے بھاری بھرم، زیادہ مہارت کا حامل اور تکنیکی طور پر مشکل ہوتا ہے۔

مزید کام کیلئے ایک پلیٹ فارم کے طور پر اجلاس جاری رکھیے



اپ گریڈنگ کا طبعی کام مکمل ہوجانے کے باوجود کمیونٹی کا کام ختم نہیں ہونا چاہیے۔ بہتری کے کام کے بعد دیکھ بھال کا طویل مدتی کام کمیونٹیوں کیلئے ایک اہم ذمہ داری کے طور پر موجود رہتا ہے۔ اچھی اپ گریڈنگ کمیونٹیوں کے اندر اعتماد بھردیتی ہے اور انہیں افسانہ ہے کہ وہ منصوبہ بندی جاری رکھیں ہر قسم کے مزید ترقیاتی منصوبوں کی جستجو میں رہیں۔ انہیں صرف طبعی بہتری پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ کمیونٹی کی سماجی اور معاشی بہتری جیسے کمیونٹی کے کاروبار، کمیونٹی کے زیر انتظام چلنے والی فلاح و بہبود کی سیمیں، کھیلوں کی سہولیات، علاج معالجے کی سہولتیں، نوجوانوں کی سرگرمیاں اور عمر رسیدہ لوگوں کے گروپوں کیلئے کوششیں جاری رکھنا چاہئیں۔ کمیونٹی کے مسلسل اجلاس جن میں مقامی حکومت اور غیر سرکاری تنظیموں کے مددگار بھی شامل ہو سکتے ہیں، کمیونٹی کی زندگی میں اگلے مرحلے کی ترقیاتی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں۔

سوالات جو آپ کو اپ گریڈنگ پراجیکٹ کے سلسلے میں پوچھنے چاہئیں

1 آغاز کے بارے میں:

- ☆ یہ شہر کے جامع ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ کیسے مطابقت رکھتا ہے؟
- ☆ اسے کیسے مجموعی بہتری کا ذریعہ قرار دیا جاسکتا ہے؟
- ☆ کیا اس میں ثقافتی معاملات کو اہمیت دی گئی ہے؟
- ☆ کیا اداروں اور سٹاف کی صلاحیتیں اس پراجیکٹ کی وسعت کے تقاضوں پر پورا اترتی ہیں؟
- ☆ کیا جلد اپ گریڈنگ کیلئے موزوں ہے؟
- ☆ کیا تنظیمی سانچے کے اندر ایک دوسرے کے ساتھ کافی تعاون اور سیاسی حمایت کے عناصر موجود ہیں؟
- ☆ کیا مالیاتی حوالے سے قابل عمل ہے؟ کیا اس پروگرام پر عمل درآمد کیلئے کافی مالی وسائل موجود ہیں؟
- ☆ کیا گھرانے اس کے سکیل کے متحمل ہو سکیں گے اور کیا وہ بہتری کے عمل کیلئے پیسے ادا کرنے پر راضی ہو جائیں گے؟
- ☆ کیا قوانین اور ضابطوں میں اس حوالے سے ترمیم کی ضرورت ہے؟
- ☆ ملکیت کے حقوق کے معاہدے کیا ہوں گے؟

2 پراجیکٹ پر عمل درآمد کے بارے میں

- ☆ اپ گریڈنگ پروگرام میں بنیادی مسائل اور کاروباری رکاوٹیں کیا ہیں؟
- ☆ لاگت کی وصولی کیسے ہوگی؟
- ☆ کس قسم کا ادارہ جاتی ڈھانچہ پراجیکٹ کا انتظام کرے گا؟
- ☆ کیا کمیونٹی میں عورتوں اور مردوں کی مختلف نوعیت کی ضروریات کا مناسب طریقے سے خیال رکھا گیا ہے؟
- ☆ اس پراجیکٹ میں مالکان اور کرایہ داروں کے معاملات سے کس طرح عہدہ براہو جائے گا؟
- ☆ خدمات کے تبادلے کیا ہوں گے، جیسے چھوٹے پیمانے پر غیر رسمی شعبے کے خدمات فراہم کرنے والے؟
- ☆ انفرادی حوالوں سے نئی جگہ پر آباد کاری، دوبارہ سیٹ ہونے اور قانونی حیثیت کے سلسلے میں کیا پالیسیاں اور طریقہ کار وضع کیے گئے ہیں؟
- ☆ گھروں کی تزئین و آرائش کیلئے قرضوں کا حساب کتاب کیسے کیا جائے گا: نقد رقم میسر مل، ضمانت، دوبارہ ادائیگیاں وغیرہ؟
- ☆ اگر لوگ قرضے واپس نہ کر سکیں تو کیا صورت ہوگی؟
- ☆ خدمات کے کیا معیارات کیا ہوں گے؟
- ☆ بنیادی خدمات اور انفراسٹرکچر کی تخصیبات کیلئے مالی حل کیا ہیں؟

3 کام کرنے کے بارے میں:

- ☆ کیا تعمیراتی کام میں یہ عمل مقامی اقدامات کی حمایت کرتا ہے؟
- ☆ اس کام میں عملے اور کمیونٹی کے نمائندگان کی مسلسل دلچسپی کو کیسے یقینی بنایا جائے؟
- ☆ تعمیر کے دوران مختلف سرکاری شعبے کے تعلق دار اداروں کا کردار کیا ہوگا؟
- ☆ عمل درآمد کے مرحلے میں غیر سرکاری تنظیمیں اور کمیونٹی کے اراکین کا کردار کیا ہوگا؟

4 نگرانی، جانچنے اور سیکھنے کے عمل کے بارے میں

- ☆ پراجیکٹ سے حاصل ہونے والے سبق کیسے نوٹ اور ریکارڈ کیے جائیں گے؟
- ☆ پراجیکٹ سے حاصل ہونے والے سبق کیسے نوٹ اور ریکارڈ کیے جائیں گے؟
- ☆ کیا جانچیں گے؟ یہ کام کون کرے گا؟
- ☆ انخلا اور گنجائش سے تجاوز کے حوالے سے کیا پالیسیاں ہوں گی؟
- ☆ جانچنے کے اشاریے کیا ہیں؟

حل نمبر 2: دوبارہ آباد کاری

کسی شہر میں کچی آبادیوں کے تمام مکینوں کو متبادل رہائش کی فراہمی ایسا کام ہے جس سے کوئی بھی حکومت تنہا عہدہ برانہیں ہو سکتی۔ 1970 کی دہائی میں بھارت کے تامل ناڈو مسلم کمیونٹی بورڈ نے ارادہ ظاہر کیا کہ وہ ریاست میں موجود کچی بستوں کے لاکھوں مکینوں کو دوبارہ آباد کرنے کیلئے سستے مکانات فراہم کر سکتا ہے۔ اس طرح کچی آبادیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں گی۔ تاہم ہوا یہ کہ بہت بڑی تعداد میں نئے سستے گھروں کی تعمیر ان کے مالی اور انتظامی وسائل سے بہت باہر کی بات ثابت ہوئی کیونکہ یہ دنیا کے کبھی بھی کسی حکومتوں کے بس سے باہر کی بات ہے۔ دنیا کے زیادہ تر ترقی پذیر ملکوں میں شہر کاری اور دیہاتوں سے شہروں کی جانب نکل مکانی کی شرح بہت زیادہ ہے۔ ان نکل مکانی کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اس کے ساتھ ہی سستے مکانات کی ضرورت بھی بہت زیادہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ان سب غریب شہریوں کیلئے مکانات تعمیر کرنے کیلئے پیسے بھی موجود نہیں ہیں۔ ان کیلئے بھی نہیں جو شہر کے اندر کچی آبادیوں میں رہائش پذیر ہیں اور ان تارکین کیلئے بھی نہیں جن کا شہروں کی جانب بہاؤ مسلسل جاری ہے (ملاحظہ کیجئے شہر کاری کے بارے میں رہنما کتابچہ 1)

دوبارہ آباد کاری پہلا انتخاب نہیں ہونا چاہیے

لوگوں کو کچی آبادیوں میں واقع ان کے گھروں سے نکالنا اور متبادل جگہ پر انہیں دوبارہ رہائش فراہم کرنی پالیسی سازوں کی پہلی ترجیح نہیں ہونی چاہیے۔ دوبارہ آباد کاری تقریباً ہمیشہ سماجی روابط کے ڈھانچے کو تباہ کر دیتی ہے، کمیونٹیوں کا شیرازہ منتشر کر دیتی ہے، لوگوں کی کمانے کی صلاحیت کو ڈرامائی حد تک کم کر دیتی ہے، ان کا ٹرانسپورٹ کا خرچ بڑھا دیتی ہے، ان کے بچوں کی تعلیم میں خلل ڈالتی ہے، اور عمومی طور پر ان کی عزتیں اضااف کر دیتی ہے۔ چونکہ شہری کم آمدنی کی رہائشی سہولیات پہلے ہی قلیل مقدار میں ہیں، لہذا کچی آبادیوں کو منہدم کرنے اور ان کے مکینوں کو کہیں اور منتقل کرنے کی وجہ سے مکانات کی تعداد میں خسارہ ہوگا جس کا کوئی بھی محمل نہیں ہو سکتا اور اس کے نتیجے میں مکانات کی قلت کے مسئلے میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔

لیکن درحقیقت غیر رسمی کمیونٹیوں کی دوبارہ آباد کاری کبھی کبھار ناگزیر ہو جاتی ہے: جب دوبارہ آباد کاری ہی واحد حل ہو تو اسے ہمیشہ رہائشیوں کی رضامندی کے ساتھ وقوع پذیر ہونا چاہیے۔ بغیر رضا مندی کے دوبارہ آباد کاری آسانی سے جبریے دہلی میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ حالیہ برسوں میں زیادہ تر ایشیائی شہروں میں بڑے تعمیراتی منصوبوں کے نتیجے میں ہزاروں کی تعداد میں غریب گھرانوں کو بے گھری کی تکلیف سے گزرنا پڑا ہے۔ ان میں سے بہت سے منصوبوں میں ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک جیسے بڑے بین الاقوامی مالیاتی اداروں نے فنڈنگ کی تھی جنہوں نے سختی کے ساتھ رہنما اصول اپنا رکھے ہیں کہ لوگوں کو رضا کارانہ انداز میں اور باقاعدہ انداز میں دوبارہ آباد کیا جائے۔ اس کے باوجود ان ترقیاتی منصوبوں میں سے اکثر کو دوبارہ آباد کاری کے عمل کا شکار ہونے والوں کا تعاون یا حمایت حاصل نہیں ہو سکتی

☆ بھارت: کوکلتہ کینال امپروومنٹ پراجیکٹ، دہلی میں دریائے جمنا کی تعمیر نو

☆ پاکستان: لیاری ریور ایکسپریس وے

☆ بنگلہ دیش: ڈھاکہ میں کچی آبادیوں کو ختم کرنے کا منصوبہ

☆ انڈونیشیا: سورابایا میں ریور فلڈ کنٹرول پراجیکٹ، جکارتا میں ساحل سمندر کی بحالی کا منصوبہ

☆ فلپائن: ناتھ اینڈ ساؤتھر ریل، پاسگ ریور کی بحالی کا منصوبہ، گلگن جھیل کی رنگ روڈ اور میٹرو فیلا میں کاماناوا سیلاب کنٹرول پراجیکٹ

تجربہ بتاتا ہے کہ لوگوں کی موجودہ رہائش گاہوں، طرز زندگی اور بستوں کی اپ گریڈنگ میں جس پر وہ پہلے ہی کافی سرمایہ لگا چکے ہوتے ہیں، جتنا خرچ آتا ہے، دوبارہ آباد کاری کی صورت میں ان کے نئے مکانات کی تعمیر میں اس سے 10 سے 15 گنا زیادہ خرچ آتا ہے۔

شراکتی عمل میں دوبارہ آباد کاری کا اہتمام

قیام کیلئے بہترین حکمت عملی یہ ہو سکتی ہے کہ اس طرح کے اقدام کی منصوبہ بندی کے ہر مرحلے پر بے دخلی کے پہلے نوٹس سے لے کر نئے گھروں میں دوبارہ آباد ہونے تک متاثر ہونے والے رہائشیوں کو شریک کیا جائے۔ لوگوں کے ذریعہ معاش اور سماجی روابط کے ڈھانچے کو جو زندہ رہنے میں ان کی مدد کرتا ہے، تباہ کرنے سے بچنے کیلئے کمیونٹیوں کی شراکت لازمی ہے۔ صرف شراکتی عمل سے ہی کم سے کم تنازعات کے حامل دوبارہ آباد کاری کے عمل کا حصول ممکن ہے۔

دوبارہ آباد کاری کے نتیجے میں پیدا ہونے والے انتشار سے بچنے کیلئے دوبارہ آباد کاری کا اہتمام کر رہا ہو، اس کیلئے ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھے کہ اعتماد کا رشتہ فوری طور پر بحال ہونا چاہیے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر رہائشی دوبارہ آباد کاری کے عمل کی مزاحمت کر رہے ہوں اور اپنے گھروں کو چھوڑنے سے انکار کر دیں تو اس صورت میں ان کے گھروں کو ہموار کرنے کی کوششیں جبری بے دخلی کے زمرے میں آئیں گی۔ اعتماد کے

سورابایا، انڈونیشیا میں شراکت سے دوبارہ آباد کاری

انڈونیشیا کی حکومت نے 1970 میں سیٹو جزیرے میں غیر رسمی آبادیوں کو اپ گریڈ کرنے کیلئے کامپونگ امپروومنٹ پروگرام (KIP) متعارف کرایا تھا۔ سورابایا میں ایک کامپونگ (کچی آبادی) میں بستی کی گنجان آبادی کو کم کرنے اور اس کی سڑکوں اور گلیوں کو چوڑا کرنے کیلئے بہت سے گھروں کو کسی اور جگہ آباد کرنا پڑا تھا۔ حکومت نے ایک دوبارہ آباد کاروں کی رہائش کیلئے حکومت کے تعمیر کردہ واک اپ

اپارٹمنٹس کے سامنے ایک قطعہ زمین مختص کر دیا۔ متاثرہ گھرانوں نے سورابایا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (ITS) کی لیبارٹری فار ہاؤسنگ اینڈ ہیومن سیٹلمنٹس کے استاداں اور شاگردوں کی مدد سے خود اپارٹمنٹس کی عمارتیں ڈیزائن کیں۔ ان کی سکیم میں ایک چوڑا برآمدہ شامل تھا جو ہر منزل پر کمیونٹی کے رہائشیوں کی گزرگاہ کا کام دیتا تھا اور گراؤنڈ فلور پر ایک کمیونٹی مارکیٹ جس میں ان رہائشیوں کو سٹال الاٹ کیے گئے جو کھانے پینے اور روزمرہ ضرورت کی اشیاء کی خرید و فروخت کے کام میں دلچسپی رکھتے تھے۔



رہنما کتابچہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری

ایک مل جو ہر ایک کیلئے فتح کی نوید ہے:

ممبئی میں ریلوے ری لوکیشن پراجیکٹ ثابت کرتا ہے کہ شہر کے انفراسٹرکچر میں بہتری لانے کا کام غریب لوگوں کی جبری بے دخلی کی قیمت کے بغیر بھی ہو سکتا ہے۔ تاہم اس کیلئے ایک تخلیقی قوت اور باہمی تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ شہر کیلئے ممکن ہے کہ وہ پراجیکٹ کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے غریب لوگوں کیلئے محفوظ اور مستقل گھر مہیا کرے۔



ممبئی، بھارت میں شراکت داری کے ساتھ دوبارہ آبادکاری

گرایا جاتا تھا اس کا نقشہ بنایا، ضروریات کا ادراک کیا اور لوگوں کو 27 ہاؤسنگ سوسائٹیاں بنانے کیلئے منظم کیا۔ ہر سوسائٹی نے اس کے بعد دوبارہ آباد کاری والی جگہ کا دورہ کیا جس کو منتخب کرنے کے عمل میں وہ شریک رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس جگہ پر اپنے ڈیزائن کردہ عارضی گھر کی مرحلہ وار تعمیر شروع کر دی جبکہ ان کے پانچ منزلہ واک اپ پارٹمنٹس کے بلاک ریاستی حکومت تعمیر کر رہی تھی (جن کی تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات میں حکومت کے علاوہ آسان قرضوں کے ذریعے ان گھرانوں نے بھی اپنا حصہ ڈالا) مقررہ دن گھرانوں نے اپنے پرانے مکانوں کو تالے لگائے اور میونسپل ٹرکوں میں اپنے سامان کو لاد کر نئی جگہ پر عارضی مکانوں میں بسیرا کرنے کیلئے روانہ ہو گئے۔



بڑے پیمانے کی دوبارہ آباد کاری کیلئے ضروری نہیں کہ وہ تنازعات اور مخالفتوں سے عبارت ہو۔ ورلڈ بینک کی جانب سے مالی امداد کے ساتھ شروع کیے جانے والے اربن ٹرانسپورٹ پراجیکٹ کے تحت ممبئی کے ریل کے نظام کو بہتر کرنے کیلئے ریل کی پٹری کے ساتھ چند کچی آبادیوں کو منہدم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مقامی غیر سرکاری تنظیموں سوسائٹی فاری پر دوشون آف ایریا ریورس سنٹر، نیشنل سلم ڈویلپرز فیڈریشن اور مہیلا ملن کے اجتماعی تعاون کے ساتھ ان کچی آبادیوں کے 1,400 گھرانے وہاں سے چند کلومیٹر دور اچھی متبادل رہائش اور طویل مدتی محفوظ ملکیت کے حقوق کے بارے میں معاملات طے کرنے میں کامیاب رہے۔

اس سارے مذاکراتی عمل کا اہتمام متاثرہ لوگوں نے تمام فریقین کی قریبی شراکت کے ساتھ خود کیا تھا۔ یہ عمل ایک اہم تجرباتی ماڈل بن چکا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ جب متاثرہ کمیونٹیاں دوبارہ آباد کاری کی منصوبہ بندی میں کلیدی کردار کی حامل ہوں تو برآمد ہونے والا آخری حل ان کمیونٹیوں کی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے اور مجموعی طور پر شہر کی ترقی کی ضرورتوں کیلئے بھی بہتر ہوتا ہے۔ اس عمل کے ایک حصے کے طور پر ان آبادیوں کے رہائشیوں نے ریلوے کی آبادیوں کا سروے کیا، مکانات کو شمار کیا، جس رقبے کو

بھگڑا ضروری تو نہیں:

نوم پن، کمبوڈیا میں کے علاقے ٹول سوسے پرے (Toul Svay Prey) میں سڑک کنارے قائم ایک غیر قانونی کمیونٹی میونسپلٹی کے ساتھ ایک نکاسی آب پراجیکٹ کی راہ ہموار کرنے کیلئے رضا کارانہ دوبارہ آباد کاری پر آمادہ ہوئی تو ایک انتہائی شراکتی ری سٹریٹجی پراجیکٹ تشکیل پایا جس کے اندر کمیونٹی کے ارکان کو نئی زمین کے انتخاب اور ان کے نئے مکانوں کی ڈیزائننگ کے عمل میں مرکزی جگہ دی گئی۔



لوگوں کو دوبارہ آباد کاری کا محور بنانا

جو انخلا کا انتظام کر سکتے ہیں، پرانے مکانوں کو ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اور وہاں سے ہر وہ عمارتی سامان اٹھا کر لے جا سکتے ہیں جو نئے مکانوں کیلئے ذرا بھی کارآمد ہو سکتا ہو۔ جب متاثرہ کمیونٹیاں منصوبہ بندی کے عین درمیان میں ہوں تو دوبارہ آباد کاری ایک دوستانہ اور تعاون سے بھرپور عمل بن سکتا ہے جو لوگوں کے ذریعہ معاش، سماجی گروپ بندی اور عزت نفس کو محفوظ کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ دوبارہ آباد کاری کیلئے گفت و شنید کا عمل بذات خود کمیونٹیوں کو بااختیار بنانے کا عمل بن سکتا ہے جو کمیونٹیوں تنظیموں کو زیادہ مربوط، پر اعتماد اور با وسائل بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔



زیادہ تر غریب کمیونٹیوں کو کسی ایسے اہم تر قیاتی منصوبے، جس سے انہیں بے گھر ہونے کا خطرہ درپیش ہو، کی تکمیل پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا اگر وہ واقعی لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے مفاد میں ہو۔ لیکن اگر ان کی ضروریات کا احترام نہ کیا جائے اور اس منصوبے کی تکمیل کیلئے ان کی دوبارہ آباد کاری کے عمل میں ان کی شراکت نہ ہو تو وہ عام طور پر تعاون کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔

دوبارہ آباد کاری کے عمل میں کمیونٹیوں کے رہائشیوں کی براہ راست اور با معنی شرکت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اپنے گھروں کو چھوڑنے اور دوبارہ آباد کار ہونے کا پریشان کن عمل کسی تنازعے پر ختم ہونے کی بجائے تعاون کی فضا میں بدل جاتا ہے۔ رہائشیوں کو منصوبہ بندی کے ہر مرحلے بشمول انخلا کی تاریخ کا تعین، ٹرانسپورٹ کا انتظام، دوبارہ آباد کاری کی جگہ کا انتخاب، کمیونٹی کے سانچے کی ڈیزائننگ، مکانات اور انفراسٹرکچر کے نظام اور الاٹمنٹ کے عمل کا بندوبست، میں شامل ہونا چاہیے۔ ان رہائشیوں کو اپنے علاقے کے چھوٹے چھوٹے گروپوں کو منظم کرنے کے سلسلے میں بھی ان کی مدد کی جانی چاہیے

دوبارہ آباد کاری کی جگہ:

منتخب کی جانے والی زمین دوبارہ آباد کاری کے منصوبے کو بنا یا بگاڑ سکتی ہے

اگر نئی زمین اچھے معیاری ہے اور اچھے محل وقوع پر واقع ہے تو متاثرہ رہائشیوں کے تعاون اور شرکت کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس کسی ایسی جگہ پر متاثرہ لوگوں کو آباد کرنے کی کوششیں جو روزگار کے مواقع سے دور ہو، کا نتیجہ سخت رویوں کی صورت میں نکلے گا اور حکومتی امکانات اور رہائشیوں کے درمیان اعتماد کی سطح میں کمی واقع ہو جائے گی۔

ہر شہر اور قصبے کے اندر خالی پڑی زمینوں کے ٹریک زیادہ تر سرکاری محکموں کے زیر قبضہ ہوتے ہیں۔ سرکاری اداروں، کمیونٹی کے گروپوں اور مددگار غیر سرکاری تنظیموں کے درمیان پرانی آبادی کے قریب ہی زمین کے انتخاب کے حوالے سے ہونے والے مذاکرات طوالت پکڑ سکتے ہیں۔ لیکن کمیونٹیوں کیلئے یہ ممکن ہے کہ وہ ان کے نتیجے میں دوبارہ آباد کاری کیلئے ایک اچھے قطعہ زمین کو حاصل کر لیں اگر وہ منظم ہوں اور پوری تیاری کے ساتھ ہوں، اپنی پسند کی زمین کو تلاش کریں اور ایک اچھی توانائی کے ساتھ ان مذاکرات کو انجام تک پہنچادیں۔

دوبارہ آباد کاری کے کامیاب عمل کو یقینی

بنانے کیلئے دو کام کی باتیں:

1 معیار: دوبارہ آباد کاری کیلئے ایک موزوں قطعہ زمین متاثرہ لوگوں کو بنیادی انفراسٹرکچر کی فراہمی کا ضامن ہو اور طبعی، ماحولیاتی اور صحت کو پیش آنے والے خطرات سے پاک ہو۔

2 محل وقوع: نئی زمین ایسی ہو کہ لوگوں کو کم از کم انتشار کے ساتھ ان کا ذریعہ معاش، سماجی روابط کے ڈھانچے اور بقاء کی حکمت عملی کو برقرار رکھنے یا ان کی تعمیر نو میں مددگار ثابت ہو۔ علاوہ ازیں زمین روزگار کے مواقع کے قریب ہو اور سرکاری خدمات مثلاً سکول، کلینک، بنک اور ٹرانسپورٹ کے اڈوں تک آسانی سے رسائی کی حامل ہو۔

خون کین (Khon Kaen) تھائی لینڈ میں لوگوں کی جانب سے دوبارہ آباد کاری



انہوں نے اپنا پختی گروپ تشکیل دیا، اس کے ساتھ ہی ایک کوآپریٹو تشکیل دی اور قریب ہی کسی سستی زمین کی تلاش شروع کردی۔ انہوں نے کمیونٹی آرگنائزیشنز ڈویلپمنٹ اسٹی ٹیوٹ (CODI) سے قرضہ لے کر زمین کا ایک چھوٹا سا قطعہ خرید لیا جسے انہوں نے پلاٹس میں تقسیم کیا اور بان منگوانگ انفراسٹرکچر امداد کو استعمال کرتے ہوئے اسے تعمیر کر لیا۔ اس کی تعمیر کا سارا کام انہوں نے خود سر انجام دیا۔

چالیس برسوں سے 146 غریب مزدور، کوڑا کرکٹ چننے والے اور پیڈی کیب کے ڈرائیور شمال مشرقی تھائی لینڈ میں واقع خون کین کے نواح میں قائم ڈائی نیوسال (Dynamo Saw Mill) کے لکڑی سے بنے کرائے کے گندے کمروں میں رہائش پذیر تھے۔ اگرچہ کرائے میں باقاعدگی سے اضافہ ہوتا رہا لیکن مالکان نے ان کمروں کی حالت زار میں بہتری لانے کی کبھی کوشش نہیں کی نہ ہی ٹائٹ کی لیٹرینوں کے سوا کوئی اور بنیادی سہولت فراہم کرنے پر توجہ دی۔ ان لوگوں کو اپنے استعمال کیلئے پانی اور بجلی غیر رسمی طریقے سے قریبی دکانوں سے منگنے داموں خریدنا پڑتا تھا۔ جب سال والوں نے ایک بار پھر کرایہ بڑھایا تو کمیونٹی نے سوچا کہ بس اب بہت ہو چکی اور بان منگوانگ اپ گریڈنگ پروگرام کے تعاون سے خود اپنی دوبارہ آباد کاری اور اس کی منصوبہ بندی کیلئے منظم ہونا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے

حل نمبر 3 حکومت کی تعمیر کردہ نئی سرکاری

ان مسائل کے باوجود دنیا بھر میں بہت سی حکومتیں ابھی تک سرکاری مکانات تعمیر کرنے کی پالیسی پر کاربند ہیں۔ بہت بڑی مقدار میں سستے سرکاری مکانات کی بڑی بڑی سکیمیں شہروں میں جا بجا بکھری دکھائی دیتی ہیں جبکہ پختہ جمع کرنے اور ان رہائشی پروگراموں کیلئے فنڈ فراہم کرنے والے مالیاتی ادارے قائم کیے جا رہے ہوتے ہیں۔ اس بات کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس قسم کے روایتی پروگراموں کے اثرات نہ ہونے کے برابر رہے ہیں۔ ان کے خواہشوں سے بھرپور اہداف حاصل نہیں ہو پاتے اور ان پرائسے والے اخراجات بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ایسا بھی ہوا کہ فی مکان امداد بہت کم یا سرے سے نہیں دی گئی تاکہ مزید مکانات تعمیر کیے جاسکیں۔ اکثر نئے مکانات بہت زیادہ منگے ہو جاتے ہیں اور انہیں صرف خوشحال گھرانے ہی خریدنے کی سکت رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر فی مکان بہت زیادہ امداد دی گئی تاکہ غریب لوگ انہیں آسانی سے برداشت کر سکیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نسبتاً بہت کم مکانات تعمیر کیے جاسکیں گے۔

ریاست کی تعمیر کردہ کچی آبادیاں

حکومتوں کے تعمیر کردہ بہت سے رہائشی پروگراموں کے بارے میں دور دراز ہونے، خدمات کی زبوں حالی، بری ڈیزائننگ اور غیر معیاری تعمیراتی کام کے بارے میں بے شمار شکایات سننے کو ملتی ہیں۔ بہت سے منصوبوں میں جلدی جلدی لوگ آتے اور جاتے رہتے ہیں، یوں کہ زیادہ آمدنی والے لوگ ان میں آباد ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور غریب لوگ انہیں چھوڑ کر دوبارہ غیر قانونی آبادیوں میں لوٹ جاتے ہیں۔ جہاں پر اس طرح کی اشراف داری نہیں ہوتی وہاں اکثر مکانات ریاست کی جانب سے دیکھ بھال میں منتقل اور رہائشی گھرانوں کی عدم دلچسپی کے باعث خستہ حالی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ایک نئی طرح کی کچی آبادی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر بھارت میں تامل ناڈو مسلم کلیئرٹس بورڈ کے کچی آبادیوں کی اپ گریڈنگ پروگرام کا ایک بڑا حصہ 1980 کے عشرے میں تعمیر کیے جانے والے اپارٹمنٹ بلاکس کے خستہ حال مکانات کی مرمت پر خرچ ہو گیا جو خود اس نے 15 برس قبل کچی آبادیوں کے کیمپوں کو بسانے کیلئے تعمیر کرائے تھے۔

رہائشی عمارتیں ریاست کی جانب سے تعمیر کی جانے والی رہائشی عمارتیں ایک حل کی صورت میں موجود ہیں لیکن دنیا بھر سے حاصل ہونے والے شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ تر حکومتوں کیلئے یہ حل نہایت مہنگا ہے

اب تک یہ تصور حیران کن حد تک مستحکم رہا ہے کہ حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ شہری غریب گھرانوں کیلئے رہائشی سہولیات فراہم کرے جب حکومتیں کم آمدنی کی رہائش گاہوں کو ڈیزائن، تعمیر اور ڈیلیور کرتی ہے (فروخت یا کرائے کی صورت میں) تو اسے ایک ایسے راستے کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس سے یہ یقین دہانی حاصل ہو کہ مکانات معیاری اور مناسب طریقے سے تعمیر کیے گئے ہوں گے۔

سرکاری مکانات کو غریبوں کی پہنچ میں رکھنے کیلئے تعمیر پرائسے والی لاگت اور اس کی دیکھ بھال کا انتظام بہت بھاری امداد کا تقاضا کرتا ہے۔ بہت کم ایسی شہری یا قومی حکومتیں ہیں جن کے اندر اس قدر سیاسی عزم ہو یا مالی وسائل ہوں کہ وہ اتنی بڑی امداد دے سکے یا اتنی بڑی تعداد میں مکانات تعمیر کر سکے جو شہری غریبوں کی ایک قابل تعداد کی رہائشی ضروریات کو بھی پورا کرنے کی سکت رکھتے ہوں۔



رہنما کتابچہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری



کیا حکومتیں سب کو رہائشی سہولیات فراہم کر سکتی ہیں؟ تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ بڑے پیمانے پر لوگوں کو سرکاری مکانات کی فراہمی مسئلے کا حل نہیں ہے

موجودہ اور مستقبل کے غریب گھرانوں کیلئے سستے، معیاری اور ہر لحاظ سے مکمل گھروں کی تعمیر کے بڑے پیمانے کے پروگرام ترقی پذیر ملکوں کی زیادہ تر حکومتوں کی برداشت سے باہر ہے۔ زیادہ بہتر ہے کہ عوام کے وسائل کو موجودہ سستے مکانات کے ذخائر کو بہتر بنانے میں صرف کیا جائے (چاہے وہ کتنے ہی غیر معیاری ہوں) اور نئے مکانات کی تعمیر کیلئے اختراعی اور پلک دار طرز فکر پر عمل درآمد کیا جائے۔ تب پھر یہ تصور کہاں سے آیا کہ حکومتوں کو غریب شہریوں کیلئے سستے مکانات کی فراہمی کا سب سے بڑا ذریعہ ہونا چاہیے؟

یورپ میں پبلک ہاؤسنگ سے:

یورپ میں شہر کے اندر موجود کچی آبادیوں کے مکینوں کی دوبارہ آباد کاری کیلئے سرکاری مکانات کی تعمیر کی ایک طویل تاریخ ہے۔ لیکن آجکل بہت سی بلند و بالا پبلک ہاؤسنگ آبادیاں جنہیں کم لاگت سے اور شہر کے الگ تھلگ کونوں میں تعمیر کیا جاتا ہے، غریب، جرائم، معاشی اور سماجی تہائی، لسانی اور مذہبی تناؤ اور طبعی ماحول اور مقامی معیشتوں میں تیزی سے ہونے والے انحطاط کی آماجگاہ بن چکے ہیں۔

سنگاپور اور ہانگ کانگ میں سرکاری رہائشی سہولیات سے:

ریاست کی جانب سے مکانات تعمیر کرنے کی پالیسی کے سچے پیروکار اپنے دعوؤں کے ثبوت میں کہ حکومتیں اپنے شہروں میں مقیم تمام غریبوں کو سستی اور باوقار رہائش گاہیں فراہم کر سکتی ہیں، 1960 اور 1970 کے ابتدائی برسوں میں سنگاپور اور ہانگ کانگ سے بہت سی کامیابی کی داستانیں لے کر آتے ہیں۔

وہ آپ کو جو بات نہیں بتاتے یہ ہے کہ ہانگ کانگ کی حیثیت ایک ”شٹوکیس کالونی“ جیسی تھی اور سنگاپور ایک شہری ریاست ہے۔ ان دونوں کو دیگر دنیا کی طرح بہت محدود سرکاری بجٹ کے ساتھ کام کرنے کا مسئلہ درپیش نہیں تھا۔ ایشیا کے دوسرے ملکوں کے برعکس امیر کبیر سنگاپور میں کوئی دہی علاقہ نہیں ہے لہذا وہاں دیہات سے شہروں کی جانب تارکین کی مسلسل نقل مکانی کا کوئی امکان ہی نہیں ہے جس کی وجہ سے شہری مکانات کے ذخائر پر بوجھ پڑتا ہے۔ دوسری جانب ہانگ کانگ میں سرکاری مکانات شہری کی رہائشی ذخائر کے ابھی تک 50 فیصد پر مشتمل ہیں۔ اس کی تعریف میں رطب انسان ہونے کے باوجود حکومت کی جانب سے سستے فلیٹوں کی مسلسل تعمیر کو پراپرٹی کی قیمتوں اور نجی رہائشی مارکیٹ کی تباہی کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔ معاشی عالمگیریت کے باوجود سرکاری مکانات کی وسیع پیمانے پر تعمیر کی وجہ سے ایسی صورتحال جنم لے رہی ہے جس کا اس وقت اندازہ بھی لگایا جا سکتا تھا جب سرکاری مکانات کی تعمیر حکومتوں کی پہلی ترجیح ہوا کرتی تھی۔



ریاست فراہم کنندہ نہیں سہولت کار ہے:
سائنس اینڈ سروسز کے منصوبے ایک کم از کم اور سماجی طور پر قابل قبول
رہائشی صورتحال اور ان سے کم آمدنی کے حامل فائدہ کنندگان کی
استطاعت کے درمیان توازن پیدا کرنے کی کوشش ہیں۔ ان
منصوبوں میں ریاست مکمل طور پر تعمیر شدہ سرکاری ہاؤسنگ کے برعکس
بہت کم کردار کی حامل ہے۔

حل نمبر 4: سائنس اینڈ سروسز

جاتی ہے لوگوں سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ آہستہ آہستہ زمین
اور تعمیراتی کام پر آنے والی کل لاگت کی ادائیگی کر دیں۔ تاہم
چند اور منصوبوں کے تحت انہیں سرکاری امداد کے تحت پلاٹ
بلا معاوضہ فراہم کیے جاتے ہیں۔ پراجیکٹ کے تحت مستفید
ہونے والے گھرانوں کو حاصل ہونے والے فوائد کی مختلف
صورتوں میں ہیں۔ چند صورتوں میں صرف خالی پلاٹ فراہم کر دیئے
جاتے ہیں جبکہ چند اور صورتوں میں پہلے سے تعمیر شدہ فلور سلیب
بج تمام روزمرہ ضرورت کے کنکشن، چھتیں یا ایک کمرے پر
مشتمل ”کور ہاؤسز“ فراہم کیے جاسکتے ہیں۔ روزمرہ ضروریات
کی سہولتوں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ یہ کم از کم مشنز کہ بیت الخلاء اور
مشنز کہ پانی کے نلوں سے لے کر انفرادی پلاٹوں میں مکمل سپلائی
کے پائپوں کی فراہمی تک ہو سکتی ہیں۔

سائنس اینڈ سروسز میں حکمت عملی یہ ہے کہ شہر میں سستے اور باوقار
مکانات کی فراہمی کے سلسلے میں ریاست اور شہریوں کے درمیان
ذمہ داریوں کو بانٹ لیا جاتا ہے۔ سرکاری ادارے صرف پلاٹ
تیار کر کے دینے اور مخصوص بنیادی انفراسٹرکچر فراہم کرنے کی
ذمہ داری لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں انفرادی پلاٹ فروخت کیے
جاتے ہیں، لیز پر دیئے جاتے ہیں یا مستفید ہونے والے
گھرانوں کو الاٹ کر دیئے جاتے ہیں جن کی ذمہ داری ہوتی ہے
کہ وہ ان پر اپنے مکانات خود تعمیر کریں، کبھی کبھار پراجیکٹ کی
جانب سے آسان قرضوں، بنیادی تعمیراتی سامان اور تکنیکی امداد
کی فراہمی کے ذریعے اور اکثر صورتوں میں اپنی مدد آپ کے
تحت۔ چند پراجیکٹس میں جن میں رقوم کی واپسی کو اہمیت دی

سائنس اینڈ سروسز کے فوائد

- ☆ سائنس اینڈ سروسز منصوبے حکومتوں کو رہائش کی فراہمی کے
سلسلے میں کم آمدنی کے حامل گروپوں کے ساتھ ذمہ داری بانٹنے
کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ یوں محدود سرکاری وسائل کو بچانے کی
صورت نکل آتی ہے۔
- ☆ کیونکہ یہ پلان شدہ ہوتے ہیں لہذا انفراسٹرکچر اور خدمات کی
فراہمی کی تعمیر اور دیکھ بھال بہت سستی بڑھتی ہے۔
- ☆ مستفید ہونے والے گھرانوں کا تعمیر کی رفتار اور مکانوں کی
شکل و صورت برکٹرول ہوتا ہے۔
- ☆ کم از کم حفاظت اور صحت عامہ کے معیارات کو مد نظر رکھتے
ہوئے یہ زیادہ تعداد میں لوگوں کی رسائی میں ہوتے ہیں
- ☆ یہ نائزمر ہوجانے والے دوبار آباد کاری کے منصوبوں کو
کھیلانے کے سلسلے میں بہت کارآمد رہتے ہیں
- ☆ اگر مناسب انداز میں ان کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کیا
جائے تو ان کی مدد سے مستقبل میں درپیش آنے والے رہائشی
مسائل سے عہدہ براہوا جاسکتا ہے

غریب شہری گھرانوں کو ان کی ضرورت کے مطابق کافی اور فوری
تعمیر، فوری دستیابی کے حامل مکانات کی فراہمی میں زیادہ تر
حکومتوں کی ناکامی کے رد عمل میں دنیا بھر میں سوچنے کے انداز
میں تبدیلی رہنما ہوئی ہے جس کے تحت اب حکومتوں کو مکانات
کے فراہم کنندہ کی بجائے خود غریبوں کی جانب سے اپنی مدد آپ
کے تحت مکانات کی تعمیر کی کوششوں کے دوران سہولت کار کے طور
پر دیکھا جا رہا ہے۔ اس کی ایک شکل اس وقت سامنے آتی ہے
جب حکومتیں منظم انداز میں پلاٹ اور بنیادی سہولیات فراہم کرتی
ہیں لیکن لوگوں کو اس زمین پر خود مکانات بنانے دیتی ہیں۔ اس
عمل کو سائنس اینڈ سروسز سکیموں کا نام دیا جاتا ہے۔

سائنس اینڈ سروسز کو کارآمد بنانے کے 5 طریقے

1 اچھی لوکیشن پر پلاٹ فراہم کرنا سائنس اینڈ سروسز منصوبوں کی لوکیشن انہیں کامیابی یا مکمل ناکامی سے دوچار کر سکتی ہے۔ ان میں رہائش پذیر لوگوں کو آمدنی کے بھرپور مواقع فراہم کرنے کیلئے زمین کو روزگار کے مراکز کے قریب ہونا چاہیے۔ زمین موجودہ انفراسٹرکچر ٹیک گروڈز کے بھی قریب ہونا چاہیے تاکہ ان گروڈز کو پراجیکٹ تک پہنچانے میں زیادہ خرچ نہ آئے۔

2 خیال رکھنا کہ سائنس بھت بڑی یا شہر کے نواح میں واقع نہ ہو: سیکمیں اکثر شہر کے نواحی علاقے میں بہت بڑے قطعات اراضی پر تعمیر کی جاتی ہیں جہاں منظم انداز میں مکانات کے پلاٹوں، سکولوں، تفریحی اور سماجی سہولیات کو آسانی کے ساتھ تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن درحقیقت زیادہ تر شہروں میں شہر کے اندر زمین کے بہت سے چھوٹے قطعات دستیاب ہوتے ہیں جن کی انفراسٹرکچر اور خدمات تک رسائی نہایت آسان ہوتی ہے۔ ان اندرون شہر کی سائنس کو نہایت مہنگے بیرونی انفراسٹرکچر کی توسیع پر پیسے خرچ کیے بغیر نہایت کم لاگت کے ساتھ ڈویلپ کیا جاسکتا ہے۔

3 پلاٹوں کے سائز کو کم رکھنا: اس طریقے کو اپنانے سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو منصوبے میں شامل کیا جاسکتا ہے اور لاگت کو بھی کم رکھا جاسکتا ہے۔ پلاٹ کے سائز کا تعین کر لینے کے بعد بہتر ہے کہ مختلف قسم کی ضروریات کو پورا کرنے کی منصوبہ بندی کی جائے اور یہ جانا جائے کہ کم آمدنی کے حامل گھرانے کیسے گھروں کے اندر جگہ کا استعمال کرتے ہیں اور انہیں کم از کم تنہی زمین کی ضرورت ہے۔ جو معیارات اور بائی لاز نافذ ہیں ان میں سے اکثر ناموزوں ہوتے ہیں اور پراجیکٹ کو غریبوں کیلئے مستحکم بنانے اور مستقبل میں ان کی اشراف داری کے عمل کو روکنے کیلئے ان میں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔

4 اچھی پلاننگ کیلئے خدمات کی لاگت کو کم کرنا: سائنس اینڈ سروسز سیکم کی حدود میں انفراسٹرکچر کھانے پراٹھنے والے اخراجات کو مستطیل شکل کے پلاٹ بنا کر جن کا سائز کم جگہ کم چوڑا ہو، بتدریج کم کرنے کی ضرورت ہے۔ مرلح شکل کے پلاٹوں پر سب سے زیادہ خرچ آتا ہے۔ سڑکوں کے ڈیزائن، گیٹوں، فراہمی آب، نکاسی آب اور بجلی کی فراہمی کے بارے میں ان کے سستے اور سماجی طور پر قابل قبول ہونے کے حوالے سے وہاں رہائش پذیر ہونے والوں کی استطاعت کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کرنا چاہیے۔ جیسا کہ کم آمدنی کی رہائش کے سلسلے میں ہوتا ہے، انہیں عملی صورت دینے کیلئے ضروری ہے کہ منصوبہ بندی پر عمل درآمد اور کچھ بھال کے مراحل میں مستفید ہونے والوں کی بھرپور شرکت ہو۔



5 لوگوں کے مصارف کم رکھنے کیلئے سستے طریقوں سے ڈویلپ کرنا: ایک اور طریقہ جس کے ذریعے سائنس اینڈ سروسز منصوبوں کو زیادہ سستا اور لچکدار بنایا جاسکتا ہے یہ ہے کہ انہیں بنیادی انفراسٹرکچر سے شروع کرتے ہوئے جنہیں وقت کے ساتھ ساتھ بہتر کیا جاسکتا ہے، مرحلہ وار تعمیر کیا جائے۔ اس طریقے کو کارآمد بنانے کیلئے آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اپنے انفراسٹرکچر کو تعمیر کرنے، لوگوں کی صحت، حفاظت اور بہبود کو یقینی بنانے کیلئے کم از کم کس قدر رقم درکار ہے۔ پراجیکٹ میں سکولوں، کینیٹکس، عبادت گاہوں اور پولیس کی پوسٹ کیلئے بھی گنجائش رکھی جانی ضروری ہے، چاہے ان سہولیات کو فوری طور پر فراہم نہ کیا جاسکے۔ یہ مفید اور کم خرچ سوچ خاص طور پر ان سائنس اینڈ سروسز سیکم کیلئے زیادہ بہتر ہے جن کا ہدف شہر میں نئے آنے والے تارکین ہوں۔

سائنس اینڈ سروسز کے مسائل

1960 کی دہائی سے شروع کیے جانے والے سائنس اینڈ سروسز کے منصوبوں نہایت سنجیدہ مسائل و پریش آنا شروع ہو چکے ہیں۔ بہت سے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ سائنس اینڈ سروسز کا طریقہ غریب شہری گھرانوں کی ضروریات کے بارے میں کہ وہ کیا برداشت کر سکتے ہیں اور کیا حاصل کر سکتے ہیں غلط اندازوں پر مبنی ہے۔ اچھی نیتوں کے باوجود، بہت سی سائنس اینڈ سروسز سیکیموں کو کم آمدنی کے گروپوں کیلئے جو ان کا اصل ہدف تھے سستی اور قابل رسائی بننے میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی سائنس اینڈ سروسز سیکیموں میں لاگت کی وصولی بہت بڑا مسئلہ ہے۔ سیکیم کے اندر رہائش پذیر ہو جانے کے بعد بے روزگار ہونے اور ذرائع آمدنی سے محروم ہونے کے باوجود رہائشیوں کیلئے لازم ہے کہ وہ زمین کی قیمت ادا کرنے کے علاوہ گئے گھر کی تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات بھی ادا کریں۔ ٹرانسپورٹ، پانی اور بجلی کے واجبات اس بوجھ میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔ لاگت کی وصولی کے مسائل اس وقت بھی پیدا ہوتے ہیں جب خدمات میں تاخیر کی جاتی ہے، وصولیوں کو اکٹھا کرنے کے طریقہ کار کام نہیں کرتے اور رقم کی وصولی کو یقینی بنانے کیلئے سیاسی عزوم عموماً ہوتا ہے۔

کراچی، پاکستان میں سائنس اینڈ سروسز کے مسائل

باتھ نیچ دیئے جن کی پہلے سے اس شہر میں ذاتی رہائش گاہیں تھیں۔ کئی دیگر نے محسوس کیا کہ کے ڈی اے کو زمین کی مابانہ اقساط اور انفراسٹرکچر کیلئے ادائیگی کرنے اور نئے گھروں کی تعمیر کے اخراجات برداشت کرنا ان کیلئے بہت مہنگا سودا ہے۔ اس دوران میٹروولی بغیر قبضے کے خالی پڑی رہی، اس کے قریب واقع غیر قانونی آبادیاں بلدیہ ناؤن اور اورنگی بدستور ترقی کرتی اور خوشحالی کا سفر طے کرتی رہیں اور اب یہ دونوں آبادیاں دس لاکھ سے زیادہ غریب لوگوں کی آماجگاہ بن چکی ہیں۔



1970 کے عشرے میں کراچی ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے غریب گھرانوں کو رہائشی سہولیات فراہم کرنے کیلئے ایک وسیع و عریض سائنس اینڈ سروسز سیکیم شروع کی تھی۔ میٹروولی ون نامی اس رہائشی سیکیم میں کل 4,113 پلاٹس تھے جو 35,000 افراد کی رہائشی ضروریات پوری کرنے کیلئے ڈیزائن کیے گئے تھے۔ وہ زمین جو میٹروولی کی سائٹ تھی غریب گھرانوں کیلئے ایک مثالی محل وقوع تصور کی جارہی تھی۔ یہ جگہ ایک بہت بڑی غیر قانونی آبادی سے ملتی تھی اور ایک صنعتی علاقے اور خوشحال لوگوں کی ایک آبادی کے قریب واقع تھی، جہاں روزگار کے بے پناہ مواقع دستیاب تھے۔ تاہم کے ڈی اے کو پلاٹوں کو الاٹ کرنے سے فراہمی آب اور بجلی جیسی بنیادی سہولتوں کی فراہمی تک چار سال کا عرصہ لگا۔ صرف دس برس بعد ایک ایسے شہر میں جہاں رہائشی سہولیات کی شدید قلت ہے 4,113 میں سے صرف 700 پلاٹوں کا قبضہ لیا جا سکا۔ گز بڑ کہاں ہوئی؟ 1984 میں ہونے والی ایک تحقیق کے نتیجے میں انکشاف ہوا کہ بہت سے غریب گھرانے جنہیں میٹروولی میں پلاٹ الاٹ کیے گئے تھے اپنے نئے گھروں کی تعمیر کا چار سال تک انتظار نہ کر سکے۔ انہوں نے اپنے پلاٹ دولت مند لوگوں کے

اتنی سستی نہیں جتنی ہم نے سوچا تھا



حیدر آباد، کراچی میں سائٹس اینڈ سروسز کی کامیابی

ایچ ڈی اے کے منصوبہ سازوں نے غیر قانونی آبادی کا طریقہ کار اپنانے کا ارادہ کیا اور 1980 میں انگریمنٹ ڈویلپمنٹ سکیم کی ابتدا کر دی۔ سکیم کے تحت دلچسپی رکھنے والے غریب گھرانوں کو مجوزہ استقبالیہ کی جگہ پر دو ہفتے انتظار کرنا پڑتا تھا، جس کے بعد انہیں پلاٹ مل جاتا۔ فراہمی آب کیلئے وہاں صرف پانی کا ٹینکر فراہم کیا گیا اور گھرانوں کو صرف زمین کی قیمت ادا کرنا پڑی۔ صرف ایک شرط تھی کہ ان گھرانوں کو وہاں مستقل طور پر رہائش پذیر ہونا پڑے گا۔ غیر حاضر الاٹیوں کے مالکانہ حقوق ضبط کر لیے گئے۔ جیسے ہی لوگ وہاں آباد ہونا شروع ہوئی انہوں نے محسوس کیا کہ انہیں گلیوں کے اندر منظم طریقے سے رہنا ہوگا اور اپنے لیے پہلے سب سے بنیادی انفراسٹرکچر کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ رہائشیوں نے انفراسٹرکچر کا انتظام خود کیا۔ اس مقصد کیلئے انہوں نے ایچ ڈی اے کو آبادی کی دلہیز تک بڑی مقدار میں انفراسٹرکچر پہنچانے کیلئے ادائیگی کر دی۔

صرف ایک سال کے اندر آبادی میں پانی، سینیٹیشن، بجلی اور پینتہ سڑکوں جیسی بنیادی خدمات مہیا کر دی گئی تھیں۔ آبادی کے اندر سکول اور کلینک بھی کھل گئے اور بہت سے خاندانوں نے وہاں

آخر کار ایک مقام پر آ کر حیدر آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی (HDA) کے لوگوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کر دیا کہ ان کی قانونی سائٹس اینڈ سروسز رہائشی سکیم غریبوں کو متوجہ کرنے میں کیوں ناکام ثابت ہو رہی ہے جبکہ پاس ہی موجود ایک طاقت ور بردار کی آباد کردہ غیر رسمی آبادی پھل پھول رہی ہے۔

ایک بات جو انہوں نے شدت سے محسوس کی یہ تھی کہ جبکہ حکومت کی سکیم کیلئے وقت طلب کاغذی کارروائی درکار تھی، کوئی بھی شخص غیر قانونی آبادی میں موجود پاور بروکر تک رسائی حاصل کر کے اسی روز اپنے لیے پلاٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک اور بات انہوں نے یہ محسوس کی کہ چونکہ غیر قانونی آبادی میں انفراسٹرکچر موجود نہیں تھا لہذا اس کی قیمت کم تھی اور لوگوں کی پہنچ میں تھی۔

انہوں نے ایک بات محسوس کی کہ سرکاری سکیم ہونے کی وجہ سے یہ وقت طلب کاغذی کارروائی کا تقاضا کرتی تھی جبکہ کوئی بھی شخص کسی غیر قانونی آبادی میں مقامی پاور بروکر تک رسائی حاصل کر کے اسی روز اپنے لیے پلاٹ حاصل کر سکتا تھا۔ ایک اور بات انہوں نے یہ محسوس کی کہ چونکہ غیر قانونی آبادی میں انفراسٹرکچر موجود نہیں تھا لہذا زمین کی قیمت کم تھی اور یہ غریب لوگوں کی پہنچ میں تھی۔ اس

رہنما کتا چہرہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری

اشیاء کی تیاری اور پرچون کے کاروبار شروع کر دیئے۔ اس حکمت عملی کو اپناتے ہوئی جو غریب کمیونیاں اپنی رہائشی بستوں میں استعمال کرتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس عمل میں سے استحصال کا عنصر خارج کر کے ایچ ڈی اے نے وہاں کامیابی حاصل کر لی جہاں دوسرے ناکام ہو چکے تھے۔

آبادی کی ڈولپمنٹ کے ساتھ لوگ مل جل کر کام کر کے انفراسٹرکچر اور خدمات سستے داموں تعمیر کر لیتے تھے۔ انہوں نے اپنے گھر بھی کم لاگت میں تعمیر کیے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور اہم بات یہ تھی کہ یہ غیر رسمی عمل انتہائی استحصالی نوعیت کا تھا۔ اس میں اثر و رسوخ رکھنے والے طاقتور لوگ پرانے خاندانوں کو بے دخل کر کے ان کے پلاٹ زیادہ قیمت پر فروخت کر دیتے تھے۔

اپنے شہروں میں رہائشی مسائل کو حل کرنا ممکن ہے:

لیکن ایسا کرنے کیلئے تمام فریقین کو بشمول مقامی حکومت، اور وفاقی حکومت، امداد دینے والے ادارے اور غیر سرکاری تنظیموں ٹیکنیشنز اور خود کیونٹیوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس عمل میں اپنی شرکت یقینی بنائیں اور باہمی اشتراک کیلئے گفتگو پیش کر کے ہوئے اختزائی حل تخلیق کریں



حل 5: شہرگیر سطح پر رہائش کی حکمت عملی

ایسی حکمت عملیاں تشکیل دینا اور ان پر عمل درآمد کرانا جن میں شہر بھر میں

غریب گھرانوں کو رہائش کی فراہمی کا ہدف مقرر کیا گیا ہو

2 پالیسی سازی کے ماحول میں نئے پن کیلئے زیادہ جگہ:

زمین اور رہائشی ضروریات کے بارے میں برسر زمین مقامی اور قومی پالیسیوں کیلئے ضروری ہے کہ ان پر گرفت ڈھیلی کی جائے اور انہیں ایڈجسٹ ہونے دیا جائے تاکہ اس حوالے سے نئے پن کی جگہ بن سکے کہ کیسے غریبوں کی زمین اور رہائش تک رسائی ہو سکتی ہے اور کیسے غریب آبادیوں کو جو پہلے سے موجود ہیں کو عملی اور مستحکم انداز میں بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

3 انفراسٹرکچر میں زیادہ سرکاری سرمایہ کاری:

شہر بھر میں اس سرمایہ کاری کو شہری اور قومی پالیسیوں اور قواعد و ضوابط کی ایڈجسٹمنٹ کے ذریعے متحرک کیا جاسکتا ہے۔

4 ویٹن اور استعداد کی تعمیر میں زیادہ سرمایہ کاری:

بڑے پیمانے تک پہنچنے کیلئے جو شہروں میں کم آمدنی کے رہائشی مسائل کو مزید بگڑنے سے بچانے کیلئے ضروری ہے، خود رہائشی سہولیات کے سلسلے میں نیز کمیونٹیوں، ماہرین تعمیرات، غیر سرکاری تنظیمیں، حکومتوں اور تمام دوسرے فریقین کی بڑے پیمانے پر رہائشی اقدامات پر عمل درآمد کی خاطر استعداد بڑھانے کیلئے بہت بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

اگر آپ کم آمدنی والے لوگوں کے رہائشی مسائل حل کرنے کیلئے شہرگیر (City-wide) سطح پر سوچ اپنانے کا فیصلہ کریں تو آپ کو اپنے تمام وسائل بروئے کار لانا ہوں گے۔ سالہا سال سے مکانات کی قلت کا جمع شدہ اندوختہ کا سامنا کرنے اور شہر میں بنیادی سہولیات کی قلت کے شکار تمام علاقوں کی اپ گریڈنگ کرنے کے علاوہ آپ کو مستقبل کی رہائشی ضروریات کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ بہت سے شہروں میں سستے مکانات کی موجودہ ضروریات ہی اس قدر گھمبیر ہیں کہ مستقبل کی رہائشی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرنا ایک ناممکن کام ہے۔ اس کے باوجود کسی شہر میں تمام رہائشی ضروریات کو پورا کرنے کے مسئلہ کو حل کرنا ایک ایسی بات ہے جو بالکل ممکن ہے۔ تاہم اگر آپ شہر بھر کی سطح پر ایسا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو بہت سی چیزوں کی ضرورت پیش آئے گی۔

1 غریب کمیونٹیوں کے درمیان زیادہ افقی تعلقات

ملکوں کے اندر اور ملکوں کے درمیان غریب کمیونٹیوں کے باہمی تعاون اور سیکھنے کے عمل کیلئے روابط کے ڈھانچے ضروری ہیں۔ ایٹھنیٹی شہروں میں ہاؤسنگ کے حوالے سے سب سے زیادہ اختزائی اقدامات انجینئروں، ماہرین تعمیرات، سیاستدانوں یا پورورکیٹوں کی جانب سے نہیں بلکہ خود غریب کمیونٹیوں کی جانب سے آ رہے ہیں۔ یہ تجربات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں شیئر کیا جائے اور ارد گرد پھیلا یا جائے تاکہ دوسروں کو نئے سرے سے پیہر ایچا نہ کرنا پڑے۔

منڈاؤ فلپائن میں پورے شہر کی سطح پر پانی کا حل



فلپائن کے جنوبی حصے میں سیبو کے قریب منڈاؤ نام کا ایک صنعتی شہر آباد ہے جو اس بات کی تصویر کشی کر رہا ہے کہ کیسے قواعد و ضوابط میں تھوڑی بہت اصلاح لانے اور اختراعی عمل چھوٹے پیمانے پر انفراسٹرکچر کیلئے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کر سکتا ہے اور اس کے بعد بڑے پیمانے پر تبدیلیوں کے عمل کو حرکت میں لاسکتا ہے۔

منڈاؤ میں غریب کمیونٹیوں کی ایک پھلتی پھولتی فیڈریشن موجود ہے (جو قومی سطح پر فلپائن شہری غریب فیڈریشن کا حصہ ہے) جو اپنے سان روک پبلسٹک پریپرٹو کوآپریٹو (San Roque Multipurpose Cooperative)

کے تحت چھ بڑی کمیونٹی کی بچت سکیمیں چلا رہی ہے۔ یہ کوآپریٹو کمیونٹی کے زیر انتظام چلنے والے زمین کے حصول، روزگار، بچت اور قرض فراہم کرنے، کمیونٹی پروویژن سنورز اور مشترکہ بیت الخلاءوں کی تعمیر اور بعض آبادیوں میں سڑکوں کی تعمیر جیسے بہت سے ترقیاتی منصوبوں کو قانونی تحفظ فراہم کر رہی ہے۔

ان میں سے بہت سی آبادیوں میں فراہمی آب کی صورتحال ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پانچ سو سے زیادہ گھرانوں کو صرف ایک عدد نل پر گزارا کرنا پڑتا ہے اور وہ لوگ پانی کی جو قیمت ادا کر رہے ہیں وہ انتہائی زیادہ ہے۔ سان روک کوآپریٹو کے سب سے زیادہ فوری منصوبوں میں سے ایک پانی کے نل لگانے اور ان کی دلچھ بھال کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کیلئے میٹروسیبو ضلع کے کمیونٹی فاؤنڈ پروگرام (Community Faucet Programme) کو استعمال کیا جا رہا ہے جو غریب کمیونٹیوں کو اس وقت تک پانی کی مرکزی لائنوں میں سے سستے داموں پانی

حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے جب تک وہ اپنے پائپ بھانگر نل نہ لگائیں۔ پانی کے نل لگانے کی منصوبہ بندی، عمل درآمد اور دیکھ بھال کی تمام ذمہ داری رہائشیوں کی ہے۔

کمیونٹی کے گروپ پائپ اور متعلقہ سامان خریدنے کیلئے اپنی بچت کی سکیموں سے رقم ادھار لیتے ہیں اور فیکٹری مالکان اور سب ڈویژن ڈیولپرز سے اپنی زمینوں سے پائپ گزارنے کی اجازت لینے کیلئے عام طور پر مشکل ثابت ہونے والے گفت و شنید کے عمل کو سرانجام دیتے ہیں۔ کمیونٹی کے نل لگانے کے پروگرام نے کمیونٹی کی ترقی کے دوسرے پروگراموں کو بھی متحرک کر دیا ہے جن میں اجتماعی بیت الخلاء، سڑکوں کی تعمیر اور کمیونٹی کے نلوں سے حاصل ہونے والے منافع کی مدد سے قائم ہونے والے کمیونٹی سنورز کے پروگرام شامل ہیں۔

زمین اور رہائش کا ملک گیر حل

چلنے والا پروگرام ہے، جو غیر قانونی کمیونٹیوں کو ان کے زیر قبضہ زمین خریدنے کے سلسلے میں ان کی مدد کرتا ہے اور انہیں انفراسٹرکچر کی حالت بہتر بنانے کیلئے سرمایہ مہیا کرتا ہے۔ یہ پروگرام غیر سرکاری تنظیمیں جیسے درمیانی واسطوں پر انحصار کرتا ہے جو کمیونٹیوں کی جانب سے زمین کو خریدنے اور اس کی رجسٹریشن کرانے کے عمل میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

یہ ممکن ہے کہ کچی آبادیوں کی ملک گیر سطح پر بڑے پیمانے پر بہتری لینڈ مارکیٹ، زمین کے بارے میں پالیسیوں، انفراسٹرکچر کی توسیع کے منصوبوں اور امدادی رقوم کی ترسیل اور انتظام و انصرام میں موجود چند تبدیلی مخالف پہلوؤں کو دور کرنے سے وقوع پذیر ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر فلپائن میں کمیونٹی مارکیٹ پروگرام زمین اور رہائش کیلئے قرضے جاری کرنے والا ایک مالی امداد سے

تھائی لینڈ میں شہر گیر سطح پرچی آبادیوں کی اپ گریڈنگ

ایشیا کے سب سے زیادہ نمایاں اور سب سے زیادہ کامیاب شہر گیر (City-wide) سطح کے چچی آبادیوں کے پروگراموں میں سے ایک بان منگولگ (محفوظ رہائش) پروگرام ہے جو چچی آبادیوں اور غیر قانونی بستوں کی اپ گریڈنگ کا قومی پروگرام ہے۔ اس پروگرام کو 2003 میں شروع کیا گیا تھا۔ یہ نہ صرف بڑے شہروں میں فعال ہے بلکہ تھائی لینڈ کے بہت سے قصبائی مراکز میں بھی سرگرم عمل ہے۔ اس کے اہداف میں گھروں، انفراسٹرکچر، طرز زندگی اور تھائی لینڈ کے دوسو شہروں اور قصبوں کی 2,000 غریب کمیونٹیوں کے تین لاکھ غریب شہری گھرانوں کیلئے زمین کے محفوظ مالکانہ حقوق شامل ہیں۔

بان منگولگ پروگرام پر سماجی ترقی اور انسانی تحفظ کی وزارت کے تحت قائم ایک خود مختار سرکاری تنظیم کمیونٹی آرگنائزیشنز ڈیولپمنٹ انسٹیٹیوٹ (CODI) نے عمل درآمد کا آغاز کیا ہے۔ پروگرام کے تحت انفراسٹرکچر امداد اور مکانات کی تعمیر کیلئے آسان شرائط پر غیر رسمی کمیونٹیوں کو براہ راست قرضے فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ کمیونٹیاں اگر ممکن ہو تو اپنی رہائش کی جگہ پر یا قریب ہی واقع زمین پر اپنے گھروں اور آبادی کی بہتری کے منصوبوں کیلئے سروے، ڈیزائن اور عمل درآمد کا فریضہ خود سرانجام دیتی ہیں۔ پروگرام کی جانب سے نہ صرف کمیونٹی تنظیموں بلکہ ان کے روابط کے ڈھانچے کو بلدیاتی حکام اور دیگر مقامی تعلق داروں و قومی سطح کے اداروں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں جو ملک کے 200 شہروں اور قصبوں میں شہر کی سطح پر اپ گریڈنگ پروگرام سرانجام دے رہی ہیں اور جن میں کوشش کی جاتی ہے کہ تین سے پانچ سالوں کے دوران تمام رہائشی مسائل کو حل کیا جائے۔

اس قومی اپ گریڈنگ پروگرام کے اندر غیر قانونی آبادیوں میں مقیم اثرات مرتب ہوئے۔

بان منگولگ پروگرام اس قومی سطح کے حل کو صرف غریب کمیونٹیوں میں پہلے سے موجود قوت اور تخلیقیت کو بروئے کار لاتے ہوئے حاصل کر رہا ہے۔ وہ یہ کام ہزاروں ایپے آبادیوں کے اپ گریڈنگ اقدامات کو سپورٹ کرنے کے ذریعے کر رہا ہے جن میں غریب شہریوں نے اپنی مقامی حکومتوں اور دوسرے مقامی کرداروں کے تعاون سے خود پرائز اور تعمیر کرنے کے علاوہ ان کا انتظام و انصرام کیا ہے



PHOTO: YCHH

ہمسما کتا پجہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری

شہر گیر سطح پر کام کرنا کیوں ضروری ہے؟

- 1 **سیاسی عزم:** شہر گیر (City-wide) سطح پر رہائش کے مسائل حل کرنے کیلئے حکومت کی جانب سے خاص طور پر اور معاشرے کی جانب سے عام طور پر سیاسی عزم کی ضرورت ہوتی ہے۔
- 2 **مربوط اپروچ اور شہر کا ویژن:** طویل مدتی اور مستحکم شہری منصوبہ بندی کے پیچھے ضروریات کا رفر، ہوتی ہیں اور مختلف علاقوں میں ضروریات بھی مختلف ہوتی ہیں
- 3 **مقامی پالیسی کیلئے مددگار ماحول:** شہر کی غیر رسمی آبادیوں میں اچھی معلومات کو بنیاد بناتے ہوئے تو امداد و ضوابط اور طریقہ کار کی تنگی، زمین اور عمارتوں کے بارے میں بائی لاز میں مطابقت پیدا کرنا اور لچکدار بنانا ضروری ہے جو غریب کمیونٹیوں کیلئے اپنی مدد آپ کے تحت رہائش کاری کیلئے منصوبہ سازی اور عمل درآمد کو مشکل بنادیتے ہیں۔
- 4 **قومی ریگولیشن فریم ورک:** ایک ایسے قومی ریگولیشن فریم ورک کی موجودگی ضروری ہے جو موقع پر اپ گریڈنگ اور غریبوں کیلئے خدمات کی فراہمی کے عمل کو متحرک کر سکے جس میں زمین اور رہائش کے موثر حقوق اور زمین کی رجسٹریشن کے نظام، انفراسٹرکچر کے لچکدار معیارات، رسمی منصوبہ بندی جو غیر رسمی شراکت کار کو اہمیت دے، پراجیکٹ کی تکمیل کے بعد نگرانی اور جانچ پڑتال کی واضح ذمہ داریاں اور غریبوں کو مالیاتی اداروں سے قرضوں کے حصول کو آسان بنانے کیلئے قواعد و ضوابط شامل ہیں۔
- 5 **زمین اور رہائش کے بارے میں اثر پذیر پالیسیاں:** ایک ایسا نظام ہونا ضروری ہے جو زمانہ حال اور مستقبل کی رہائشی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے شہروں میں کم آمدنی کے حامل گھرانوں کو غیر آباد سرکاری زمین فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکے۔
- 6 **زمین کے حقوق کو محفوظ کرنے کیلئے پالیسیاں:** غیر رسمی آبادیوں میں رہائش پذیر کمیونٹیوں کیلئے زمین کی ملکیت کے حقوق محفوظ کرنے اور انہیں باضابطہ بنانے کے سلسلے میں مدد فراہم کرنے کیلئے پالیسیاں اور طریقہ کار کا ہونا اشد ضروری ہے (ملاحظہ کیجئے زمین کے بارے میں رہنما کتابچہ 3)۔
- 7 **مالیاتی استحکام کیلئے نظام:** امداد کے نظام اور لاگت کی وصولی کی حکمت عملیاں جو شفاف اور واضح ہوں کسی بھی رہائشی پروگرام کو استحکام بخشنے کا ذریعہ ہوتی ہیں (ملاحظہ کیجئے ہاؤسنگ فنانس کے بارے میں رہنما کتابچہ 5)
- 8 **سٹریٹجک اتحاد:** کسی بھی ایک گروپ کیلئے اپنے طور پر رہائشی مسائل کے ساتھ عہدہ براہ ہونا ناممکن ہے۔ شہر گیر حل شراکت کار کا تقاضا کرتے ہیں اور ان میں غریب کمیونٹیوں، مقامی حکام، اشیائے ضرورت فراہم کرنے والی کمپنیوں، زمین مالکان، رسمی اور غیر رسمی زمین کے ڈویلپرز، غیر سرکاری تنظیموں، تعلیمی اور مذہبی گروپوں اور نجی شعبے کے شریک کرنا ضروری ہے۔

شہر گیر سطح پر کام کرنا کیوں ضروری ہے؟

- 9 مضبوط اور مربوط ادارے:** شہروں میں ایسے اداروں کی تشکیل جو موثر انداز میں شہر گیر رہائش کے حلیوں کو معاونت فراہم کر سکتی ہو، ایک ایسے مضبوط باہمی تعاون کی متقاضی ہے جو تمام فریقین کیلئے قابل قبول ہو۔
- 10 تکنیکی استعداد:** شہر گیر سطح پر رہائش کے حل خصوصی خدمات کی ایک وسیع رینج کا تقاضا کرتے ہیں جس میں کمیونیٹیوں کیلئے سماجی اور تکنیکی امداد، شراکت دار منصوبہ بندی، آرکیٹیکچرل اور انجینئرنگ، موزوں ٹیکنالوجی کیلئے رہنمائی، پروگرام کوآرڈینییشن، منصوبے اور ٹھیکے کے انتظامات، تعمیراتی مہارت جو غیر رسمی علاقوں میں ضروریات سے مطابقت قائم کر سکے، انجینئرنگ کنسٹرکشن، سستا تعمیراتی سامان اور مائیکرو فنانس شامل ہیں۔

- Anzorena, Eduardo Jorge S.J., 1996 (2nd edition), Housing the Poor: The Asian Experience, Pagtambayayong Foundation, Cebu, Philippines.
- Anzorena, Eduardo Jorge S.J., with Fernandez Francesco L., 2004, Housing the Poor in the New Millennium, Pagtambayayong Foundation, Cebu, Philippines.
- Asian Coalition for Housing Rights, 2005, Understanding Asian Cities, A Synthesis of the Findings from Eight Case Study Cities.
- Bombay Firs, 2003, The City: Land use and Housing in Mumbai, Volume 1, Series 4.
- Breman, J., 1996, Footloose Labour; Working in India's Informal Economy, Cambridge University Press, Cambridge.
- Chordoy, Jorge E., Cairncross, Sandy and Satterthwaite, David (eds.), Environmental Problems in an Urbanizing World, Earthscan Publications, London.
- International Institute for Environment (IIED), April 2003, Rural-Urban Transformations, Environment and Urbanization, London, UK. No.15, No.1.
- International Labour Organization (ILO) Regional Office for Asia and the Pacific, The informal sector, http://www.ilo.org/public/english/region/asro/bangkok/feature/in_f_sect.htm
- Jack, Malcolm, 2006, Urbanization, Sustainable Growth and Poverty Reduction in Asia, IDS Bulletin, Volume 27, Number 3, May.
- Lloyd, Peter, 1976, Slums of Hope? Shanty Towns of the Third World, Manchester University Press.
- Mehta, Dinesh, 2000, The Urbanization of Poverty, Habitat Debate, Volume 6, Number 4, Nairobi.
- Payne, Geoffrey, 1977, Urban Housing in the Third World, Leonard Hill, London.
- Satterthwaite, D., September 2007, The Transition to a Predominantly Urban World and its Underpinnings, Human Settlements Discussion Paper Series Urban Change-4, IIED.
- Sen, Amartya, 2000, Development as Freedom, Oxford University Press, Oxford and New York.
- Sharma, Kalpana, 2000, Rediscovering Dharavi; Stories from Asia's Largest Slum, Penguin, London and New York.
- UK Department for International Development (DFID), April 2001, Meeting the Challenge of Poverty in Urban Areas.
- United Nations Department of Economic and Social Affairs, Population Division, 2004, World Urbanization Prospects, United Nations, 2003, Revision, New York.
- United Nations Department of Economic and Social Affairs, Population Division, 2006, World Urbanization Prospects, United Nations, 2005, Revision, New York.
- UNESCAP, 1996, Living in Asian Cities: The impending crisis, causes, consequences and

رجنما کتابچہ 2 کم آمدنی کی رہائش کا

alternatives for the future, Report of the Second Asia-Pacific Urban Forum, United Nations, New York.

UNESCAP, 2001, Reducing disparities, Balanced development of urban and rural areas and regional within the countries of Asia and the Pacific, United Nations.

UN-HABITAT, 2003, The Challenge of Slums: Global Report on Human Settlements 2003, Earthscan, London and Sterling, VA.

UN-HABITAT, 2003, Slums of the World: The face of urban poverty in the new millennium? Working Paper, Nairobi.

UN-HABITAT, 2001, Tools to Support Participatory Urban Decision Making, Urban Governance Toolkit Series, Nairobi.

UN-HABITAT, 2006, State of the World's Cities Report: 2006-2007. Earthscan, London and Sterling, VA.

UN-HABITAT, 2004, Relationship Between Sustainable Development, Urbanization and Slums, Think Piece, unpublished.

Vliet, W.V. (ed), 1998, Encyclopedia of Housing, Sage Publications, Inc.

World Bank, 1993, Housing enabling markets to work, A World Bank Policy Paper.

ویب سائٹس

Asian Coalition for Housing Rights (ACHR). www.achr.net

Centre on Housing Rights and Evictions (COHRE). www.cohre.org

Community Organizations Development Institute (CODI), Thailand. www.codi.or.th

Environment and Urbanization, the journal of the international Institute for Environment and Development (IIED), London, U.K. All issues of this journal can be downloaded from the Sage Publication's website. <http://sagepub.com>

Orang Pilot Project, Karachi, Pakistan. www.oppinstitutions.org

Slum-dwellers International (SDI). www.sdinet.org

Urban Resource Centre (URC), Karachi, Pakistan. www.urkarachi.org

United Nations Economic and Social Commission for Asia and the Pacific (UNESCAP) <http://www.unescap.org>

Housing the Urban Poor: A project of the United Nations Economic and Social Commission for Asia and the Pacific (UNECAP). www.housing-the-urban-poor.net

United Nations Human Settlements Programme (UN-HABITAT). www.un-habitat.org

اہم ویب سائٹس کی جامع فہرست ویب سائٹس کی جامع فہرست کیلئے جس سے اس رہنما کتابچہ میریز میں ذریعہ بحث آنے والے موضوعات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں، براہ کرم ہاؤسنگ ڈی آر این پور ویب سائٹ، اور "Organizations Database" کے لنکس کو ملاحظہ کیجئے۔ www.housing-the-poor.net

مترجم: محمد عاطف طلیم
ادارت نظر ثانی: خاقب شریف
اجتہاد اشاعت: اورنج ایڈورٹائزنگ ایجنسی، اسلام آباد

اظہار تعلق

ان مطبوعات میں پیش کردہ ذرا امن یا مواد کسی صورت میں بھی اقوام متحدہ کے سیکریٹریٹ کی جانب سے کسی ملک، جغرافیائی حدود، شہر یا اس کے دائرہ اختیار کی قانونی حیثیت یا اقتصادی نظام یا ترقی کی رفتار کے حوالے سے اس کی سرحدوں یا حدود کی حد بندی حوالے سے کوئی رائے زنی نہیں کرتا۔ ان میں موجود تجزیہ، اخذ کردہ نتائج اور سفارشات سے اقوام متحدہ یا اس کے کسی رکن ملک کا متعلق ہونا ضروری نہیں۔ ذرائع کا حوالہ دینے کی شرط پر اقتباسات کو بلا اجازت شائع کیا جاسکتا ہے۔
سرورق ذرا امن کردہ ACHR، نام کر۔ نیروبی میں واقع اقوام متحدہ کے دفتر نے شائع کیا۔

اجتہاد تصویر سرورق: یو ایس ایڈفا کرپراجیکٹ

ایشیائی شہروں کی غریب آبادی کیلئے رہائشی موبیلٹوں کی فراہمی کی سیریز کی اشاعت ہالینڈ کی حکومت اور اقوام متحدہ کے ڈیولپمنٹ اکاؤنٹ کے مالی تعاون کے باعث ممکن ہوئی۔

پبلشر:

یوٹائیٹڈ پبلشرز، اکاناٹک اینڈ سوشل کمیشن، فار ایٹیا اینڈ پیسک (UNESCO)

راجا مزن ٹوک ایونیو

بجاک، ۰۲۰۰، نیٹھائی لینڈ

ای میل: unescap-prs@un.org

ویب سائٹ: www.unescap.org

اور

یوٹائیٹڈ پبلشرز، ہیومن سٹیٹمنٹس پروگرام (UN-HABITAT)

پی او بکس نمبر 30030، جی پی او 00100

نیروبی، کینیا

فیکس: 7623092 (20-254)

ای میل: tcbb@un-habitat.org

ویب سائٹ: www.un-habitat.org



PHOTO: UNESCAP

ایشیا اور پیسٹک کے علاقوں میں تیز رفتار شہر کاری (Urbanization) اور اقتصادی ترقی کا نتیجہ شہری غریب آبادی کی اپنے علاقوں سے بہت بڑی تعداد میں نقل مکانی کی صورت میں نکلا ہے۔ زیادہ تر صورتوں میں انہیں روزگار اور معاشی ترقی کے مواقع کے سراز سے دور انتہائی علاقوں کی خاک چھانٹنا پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ ایشیا اور پیسٹک کے خطوں میں 500 ملین سے زیادہ لوگ اس وقت کچی آبادیوں اور غیر قانونی بستیوں میں مقیم ہیں اور ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

ایشیائی ملکوں میں مقامی حکومتوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ 2020 تک کچی آبادیوں میں رہنے والوں کی حالت زار میں واضح بہتری کی غرض سے 'ہزار ترقی کے اہداف' کو حاصل کرنے کیلئے شدید اہمیت کے حامل پہلے قدم کے طور پر شہری غریب آبادی کے رہائشی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کی حکمت عملی بنائیں۔ ان رہنما کتابچوں کی اشاعت کا مقصد مقامی اور ملکی سطح پر موجود پالیسی سازوں کی شہروں میں غربت کم کرنے کے وسیع تر عمل کی حدود میں رہتے ہوئے غریب دوست رہائشی سہولیات کی فراہمی اور شہری ترقی کیلئے سولہ بوجھ بوجھ میں اضافہ کرنا ہے۔

رہنما کتابچے نہایت آسان اسلوب میں پیش کیے جا رہے ہیں اور ان میں درج ذیل رہائشی سہولتوں سے متعلقہ درج ذیل معاملات کے حوالے سے ابھرنے والے رجحانات، حالات، بصورتات، پالیسیوں، ذرائع اور سفارشات کا مجموعی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

- (۱) شہر کاری۔ شہری ترقی میں غریب آبادی کا کردار۔ (۲) کم آمدنی کی آبادی کیلئے رہائش کاری۔ غریب شہری آبادی کو مناسب رہائش کی فراہمی میں مدد دینے کے طریقے۔ (۳) زمین۔ غریب شہری آبادی کو رہائشی سہولیات کی فراہمی میں ایک بنیادی عنصر۔ (۴) نقل مکانی۔ غریب شہری آبادی کی مکمل تباہی سے بچنے کا متبادل راستہ۔ (۵) رہائشی سہولیات کی فراہمی کیلئے درکار سرمایہ۔ غریبوں کو مکانات کی تعمیر کیلئے درکار سرمائے کے حصول میں مدد دینے کے طریقے۔ (۶) شہری تنظیمیں۔ غریب بطور ترقی کا سفیر۔ (۷) کرائے کی رہائش۔ غریبوں کیلئے سب سے زیادہ نظر انداز کیے جانے والے رہائش کے مسئلے کا متبادل حل۔

زیر نظر رہنما کتابچہ نمبر 1 ایشیا میں شہر کاری کے چند موجودہ رجحانات بشمول دیہی، شہری نقل مکانی، شہر کاری، غربت اور شہر کاری کے تناظر میں رہی اور غیر رہی رہائش کاری کی حالت زار کا جائزہ پیش کرتا ہے۔ کتاچہ رہائش کاری اور زمین کی پالیسیوں اور پروگراموں کا تجزیہ بھی پیش کرتا ہے اور ان میں سے آجکل سب سے زیادہ موثر پالیسیوں اور پروگراموں کو نمایاں کرتا ہے۔

مزید معلومات اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں: www.housing-the-urban-poor.net

United Nations Human Settlements
Programme (UN-HABITAT)
P.O.Box 30030 GPO 00100
Nairobi, Kenya
Fax: (254-20) 623092 (TCBB Office)
E-mail: tcbb_un-habitat.org
Web site: www.un-habitat.org

United Nations Economic and Social Commission
for Asia and the Pacific (UNESCAP)
Rajdamnern Nok Avenue
Bangkok 10200, Thailand
Fax: (66-2) 288 1056 1097
Email: escap-prs_un.org
Web site: www.unescap.org

رہنما کتابچہ 2 کم آمدنی کی رہائش کاری